Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم　　وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

جلد 54

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شمارہ 39

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

22 شعبان 1426 ہجری 27 تبوک 1384 ہش 27 ستمبر 2005ء

اخبار احمدیہ

قادیان 24 ستمبر (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ کل حضور پر نور نے اوسلو ناروے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب کو مالی قربانیاں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

اللھم ایدامامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ و امرہ

اے مومنو تم پر روزے اُسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بنو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا

ارشاد باری تعالیٰ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ.

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْعَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.

گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْعَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ. (البقرہ: ۱۸۶)

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اُس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامُ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوْقَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ [illegible] عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُھُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوْمِہٖ

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شتم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا۔ یعنی اس کی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور و شر کرے اگر اس سے کوئی گالی گلوچ ہو یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ کیونکہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے۔ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے۔ اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

114 واں جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ 26-27-28 دسمبر 2005 کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 114 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2005 (بروز سوموار۔ منگل وار۔ بدھوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت** :: اسی طرح جماعتہائے احمدیہ بھارت کی 17 ویں مجلس مشاورت حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ 29 دسمبر 2005ء (بروز جمعرات) کو منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ...... رمضان المبارک

انشاءاللہ العزیز جب قارئین کے ہاتھوں میں یہ پرچہ پہنچے گا تو رمضان المبارک کا مقدس مہینہ شروع ہو چکا ہوگا اس مقدس مہینہ کی عظمت و برکات کے احکامات قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے واضح ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بے پناہ فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے حصہ عطا کرنے کیلئے رمضان کے روزے فرض کئے ہیں۔ اور اس ماہ کی عبادتوں کا اجر دوسرے مہینوں سے بہت زیادہ رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک بار پھر موقعہ عطا فرمایا ہے کہ ہم اپنا محاسبہ کرتے ہوئے اپنی سستیوں اور غفلتوں کو دور کریں۔ خدا تعالیٰ سے دوری کے فاصلوں کو سمیٹتے ہوئے اس کے قرب کی راہیں اختیار کریں اور جب رمضان کا مبارک مہینہ ہم سے الوداع ہو تو ہم پہلے سے بہت زیادہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے ہوں اس کی رضا کے مورد بنیں اور اس کی مخلوق کی خدمت و ہمدردی کرتے ہوئے حقوق العباد کے ادا کرنے والے ہوں۔ یہ مقدس مہینہ جہاں ہمیں غریبوں کی بھوک کا احساس دلاتا ہے وہاں انکی مالی امداد کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ آپ عموماً تو راہ خدا میں خرچ کرتے ہی تھے اس ماہ میں آپ کا خیرات کا ہاتھ تیز آندھی کی طرح چلتا تھا اس مہینے کی برکات کے متعلق حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شعبان کے آخری روز مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے لوگو تم پر ایک عظیم اور بابرکت مہینہ سایہ فگن ہوا چاہتا ہے اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے رکھنے فرض کئے ہیں اور اس کی راتوں کو قیام کرنا نفل ٹھہرایا ہے...... هُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهُ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ کہ وہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے اور درمیانی عشرہ مغفرت کا موجب ہے اور آخری عشرہ جہنم سے نجات دلانے والا ہے...... اور جس نے اس میں کسی روزہ دار کو سیر کیا اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض سے ایسا مشروب پلائے گا کہ اسے جنت میں داخل ہونے سے پہلے کبھی پیاس نہ لگے گی۔ (صحیح ابن خزیمہ کتاب الصیام باب فضائل شہر رمضان)

اللہ تعالیٰ نے روزے کی فرضیت، اس کے مقاصد اور فوائد کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید میں تفصیلی احکامات دیئے ہیں اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد میں اپنے قرب اور دعاؤں کی قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے ایک روزہ دار جب تقویٰ اختیار کرتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کو اپنی حد انتہا تک پہنچا دے گا تو اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ بندے کو اپنا قرب عطا کرے گا اور اس کی دعاؤں کو خاص طور پر بہ پایہ قبولیت جگہ دے گا اور اس کی ہدایت کے سامان پیدا کرے گا۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (البقرہ ۱۸۷)

یعنی اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب کا وسیلہ دعا کو قرار دیا ہے اور اس کو فرض قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ

یعنی تو کہہ دے کہ اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا رب تمہاری کوئی پرواہ نہ کرتا۔ نیز فرمایا وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ۔ (المومن:۶۱)

یعنی اور تمہارے رب نے کہا مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت کرنے سے اپنے تئیں بالا سمجھتے ہیں ضرور جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا ہم عاجز بندوں پر نہایت فضل و احسان ہے کہ ہماری کسمپرسی ولاچاری کی حالت میں اس نے یونہی نہیں چھوڑ دیا بلکہ ہمیں ایسا پیارا اور کامل مذہب دیا ہے جو ہماری ہر حاجت اور بے کسی و بے بسی کے وقت ہمت و حوصلہ دیتا ہے اور نہ صرف اپنے خالق و مالک بلکہ رب العالمین، رحمٰن اور رحیم کے در پر جھکنا سکھاتا ہے اس کے حضور اپنی مناجات کے طریق بتاتا ہے دیگر اہل مذاہب کے سامنے مردہ بتوں کے سوا کچھ نہیں اگرچہ کہ اس زمانہ میں بگڑے ہوئے مسلمانوں نے بھی پیر پرستی قبر پرستی اختیار کر رکھی ہے اور تعویذ گنڈوں میں پڑے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صفات حسنہ سے بے خبر ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی پاک کلام میں نہایت جامع اور کامل دعائیں سکھا دی ہیں اور دینی و دنیوی کسی نیکی و ضرورت کو احاطہ دعا سے باہر نہیں رکھا اگر انسان قرآن مجید کی تلاوت کا عادی بن جائے تو قرآن مجید میں نازل شدہ تمام دعاؤں کا وہ خدا تعالیٰ سے طالب بن جاتا ہے پھر حسب ضرورت خاص و عام مواقع کے لئے بھی قرآن مجید میں دعاؤں کے انبار لگے ہیں اسی طرح سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اٹھنے، بیٹھنے، سونے، جاگنے، کھانے، پینے، غرض زندگی کے ہر لمحہ میں استعانت الٰہی کیلئے دعائیں مانگیں اور اپنی امت کو ان کی ہدایت فرمائی یہ مسنون دعائیں احادیث نبویہ میں بھری پڑی ہیں۔

اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عملی نمونہ سے جہاں ہمیں دعا کا حقیقی عرفان عطا کیا وہاں بے شمار دعائیں نظم و نثر میں ہمیں سکھائیں اور ان کی طرف توجہ دلائی۔ آپ فرماتے ہیں:

’’جو لوگ اللہ تعالیٰ کو محدود القویٰ ہستی سمجھتے ہیں وہ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ میں داخل ہیں۔ جو ایک حد تک ہی خدا کو مانتے ہیں یہ نیچریت کا شعبہ ہے۔ قرآن کریم تو صاف بتلاتا ہے۔ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ اور اِنَّمَا اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ اللہ تعالیٰ کی انہیں قدرتوں اور فوق الفوق طاقتوں نے میرے دل میں دعا کے لئے ایک جوش ڈال رکھا ہے۔ دعا بڑی چیز ہے۔ افسوس! لوگ نہیں سمجھتے کہ وہ کیا ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر دعا جس طرز اور حالت پر مانگی جاوے ضرور قبول ہو جانی چاہیئے اس لئے جب وہ کوئی دعا مانگتے ہیں اور پھر وہ اپنے دل میں جمائی ہوئی صورت کے مطابق اسکو پورا ہوتا نہیں دیکھتے تو مایوس اور ناامید ہو کر اللہ تعالیٰ پر بدظن ہو جاتے ہیں حالانکہ مومن کی یہ شان ہونی چاہئے کہ اگر بظاہر اسے اپنی دعا میں مراد حاصل نہ ہو تب بھی ناامید نہ ہو کیونکہ رحمت الٰہی نے اس دعا کو اسکے حق میں مفید نہیں قرار دیا۔ دیکھو بچہ اگر ایک آگ کے انگارے کو پکڑنا چاہے تو ماں دوڑ کر اسکو پکڑے گی۔ بلکہ اگر بچہ کی اس نادانی پر ایک تھپڑ بھی لگا دے تو کوئی تعجب نہیں۔ اسی طرح مجھے تو ایک لذت اور سرور آجاتا ہے۔ جب میں اس فلسفہ دعا پر غور کرتا ہوں۔ اور دیکھتا ہوں کہ وہ علیم و خبیر خدا جانتا ہے کہ کونسی دعا مفید ہے۔..... میں نے کئی بار اس مسئلہ کو بیان کیا ہے اور پھر مختصر طور پر سمجھاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے دوستانہ معاملہ کرنا چاہتا ہے۔ دوستوں میں ایک سلسلہ مبادلہ کا رہتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے بندہ میں بھی اسی رنگ کا ایک سلسلہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبادلہ یہ ہے کہ جیسے وہ اپنے بندے کی ہزارہا دعاؤں کو سنتا اور مانتا ہے اسکے عیبوں پر پردہ پوشی کرتا ہے باوجودیکہ وہ ایک ذلیل سے ذلیل ہستی ہے لیکن اس پر فضل و رحم کرتا ہے اسی طرح اسکا حق ہے کہ یہ خدا کی بھی مان لے یعنی اگر کسی دعا میں اپنے منشا اور مراد کے موافق ناکام رہے تو خدا پر بدظن نہ ہو۔ بلکہ اپنی اس نامرادی کو کسی غلطی کا نتیجہ قرار دے کر اللہ تعالیٰ کی رضا پر انشراح صدر کے ساتھ راضی ہو جاوے اور سمجھ لے کہ میرا مولا یہی چاہتا ہے۔.... یاد رکھو کہ خدا کا خاص بندہ اور مقرب تب ہی ہوتا ہے کہ ہر مصیبت پر خدا ہی کو مقدم رکھے۔ غرض ایک وہ حصہ ہوتا ہے جس میں خدا اپنی منواتا ہے۔ دعا کے معنے تو یہی ہیں کہ انسان خواہش ظاہر کرتا ہے کہ یوں ہو۔ پس کبھی مولیٰ کریم کی خواہش مقدم ہونی چاہئے اور کبھی اللہ کریم اپنے بندہ کی خواہش کو پورا کرتا ہے۔ دوسرا محل معاوضہ کا یہ ہے کہ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اس میں تناقض نہیں ہے۔ جب جہات مختلف ہوں تو تناقض نہیں رہا کرتا۔ اس محل پر اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی مانتا ہے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ انسان کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غفلت، فسق و فجور کو چھوڑ دے جس قدر قرب الٰہی انسان حاصل کرے گا اسی قدر قبولیت دعا سے حصہ لے گا۔ اسی لئے فرمایا وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (البقرہ ۱۸۷) اور دوسری جگہ فرمایا ہے وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ یعنی جو مجھ سے دور ہو اسکی دعا کیونکر سنوں۔ یہ گویا عام قانون قدرت کے نظارہ سے ایک سبق دیا ہے۔ یہ نہیں کہ خدا سن نہیں سکتا۔ وہ تو دل کے مخفی در مخفی ارادوں اور ان ارادوں سے بھی واقف ہے جو ابھی پیدا نہیں ہوئے۔ مگر یہاں انسان کو قرب الٰہی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ جیسے دور کی آواز سنائی نہیں دیتی اسی طرح پر جو شخص غفلت اور فسق و فجور میں مبتلا رہ کر مجھ سے دور ہوتا جاتا ہے جس قدر وہ دور ہوتا ہے اسی قدر حجاب اور فاصلہ اس کی دعاؤں کی قبولیت میں ہوتا جاتا ہے۔...غرض انسان کو چاہئے کہ وہ اس مقام کے حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ سعی کرتا رہے۔ موت کا کوئی وقت معلوم نہیں ہے کہ کب آ جاوے مومن کو مناسب ہے کہ وہ کبھی غافل نہ ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔ (ملفوظات ج ۲ ص ۱۹۵۔۲۰۰)

پس رمضان المبارک کا یہ مقدس مہینہ ہمارے لئے دینی و دنیوی برکات لیکر آرہا ہے ہمیں چاہئے کہ ہم جہاں روزوں اور نفلی عبادات اور تلاوت قرآن مجید پر زور دیں وہاں ان پر مداومت بھی اختیار کریں۔ نیز اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے اس کے حضور گریہ وزاری کریں۔ دعائیں کریں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلافت پر متمکن ہونے کے اول دن سے ہی دعاؤں کی طرف توجہ دلا رہے ہیں آپ نے پہلے ہی خطاب میں فرمایا میری احباب سے ایک ہی درخواست ہے کہ دعاؤں پر زور دیں۔ بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے تازہ ترین پیغام میں بھی جو آپ نے اجتماع انصار اللہ بھارت کے موقعہ پر ارسال فرمایا ہے یہی تلقین فرمائی ہے کہ احباب بہت دعائیں کریں اور رمضان المبارک کے حوالہ سے بھی آپ نے خاص طور پر دعاؤں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ ان دنوں میں بکثرت دعائیں کریں اور دعاؤں کو اپنی سپر بنالیں۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

خطبہ جمعہ

روزہ صرف اتنا نہیں ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے کھانا پینا چھوڑ دیا تو تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم ہو جائیں گے۔ روزہ کے ساتھ بہت ساری برائیوں کو بھی چھوڑنا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی پہلے سے بڑھ کر کرنی ہوگی۔

(رمضان المبارک کی اہمیت، فضیلت، غرض وغایت اور برکات کے متعلق قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۵؍اکتوبر ۲۰۰۵ء بمطابق ۱۵؍اخاء ۱۳۸۴ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

اشھد ان لا إله إلا الله وحده لا شریک له واشھد ان محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشیطان الرجیم- بسم الله الرحمن الرحیم -

الحمدلله رب العلمین - الرحمن الرحیم - ملک یوم الدین - ایاک نعبد و ایاک نستعین -

اھدنا الصراط المستقیم - صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین-

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ۔ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ۔ وَعَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ۔ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ۔ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ۔ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ۔ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ۔ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ۔ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔﴾ (سورۃ البقرہ آیات 184 تا 186)

ان آیات کا یہ ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینہ کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم سہولت سے گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تم کو عطا کی تاکہ تم شکر کرو۔

کل سے انشاء اللہ تعالیٰ رمضان شروع ہو رہا ہے، بعض جگہ شروع ہو چکا ہے، میں نے سنا ہے یہاں بھی بعض لوگوں نے روزے رکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ بہرحال یہ مہینہ جہاں مومنوں کے لئے، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والوں کے لئے بے شمار برکتیں لے کر آتا ہے وہاں شیطان کے لئے یا شیطان صفت لوگوں کے لئے تکلیف کا مہینہ بھی بن جاتا ہے کیونکہ ایک حدیث میں ہے کہ شیطان کو اس مہینہ میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ کیونکہ جب مومن اس مہینے میں زیادہ سے زیادہ تقویٰ پر چلنے کی کوشش کرتا ہے اور شیطان کے حملے سے بچنے کی کوشش کرتا ہے تو یہی چیز اس کے لئے تکلیف کا باعث بنتی ہے۔ اور شیطان کو جکڑنے کا یہ مطلب ہے کہ ایک اللہ کا بندہ اللہ کی خاطر جب جائز چیزوں سے بھی اپنے آپ کو روک رہا ہوتا ہے تو ناجائز باتوں سے جن کے بارے میں شیطان وقتاً فوقتاً اس کے دل میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے پھر اس سے کس قدر بچنے کی کوشش کرے گا۔ ورنہ تو جو مضبوط ایمان والے نہیں ہیں، جن کے دل میں رمضان میں بھی رمضان کا احترام پیدا نہیں ہوتا وہ تو رمضان میں بھی مکمل طور پر شیطان کے قبضے میں ہوتے ہیں۔ وہ تو رمضان میں بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل ہوتے ہیں۔ وہ تو رمضان میں بھی لوگوں کے حق مارنے کے لئے تیار ہوتے ہیں اور موقع ملے تو حق مارتے ہیں، تکلیفیں پہنچاتے ہیں۔

غرض رمضان برکتوں والا مہینہ ہے ان لوگوں کے لئے جو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں۔ یہ برکتوں والا مہینہ ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے ہر اس نیکی کو بجالانے کی کوشش کرتے ہیں اور بجا لا رہے ہوتے ہیں جس کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور ہر اس برائی کو چھوڑ رہے ہوتے ہیں جس کو چھوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ بلکہ بعض جائز چیزوں کو بھی ایک خاص وقت کے لئے اس لئے چھوڑ رہے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ روزوں کی فرضیت اور بعض چیزوں سے بھی پرہیز اس لئے ہے تاکہ تم تقویٰ میں ترقی کرو۔ اور تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ یہ ہے کہ گناہوں سے بچو، گناہوں سے بچنے کی کوشش کرو اور اس طرح بچو جس طرح کسی ڈھال کے پیچھے چھپ کے بچا جاتا ہے۔ اور انسان جب کسی چیز کے پیچھے چھپ کر بچنے کی کوشش کرتا ہے تو اس میں ایک خوف بھی ہوتا ہے۔ جس حملے سے بچ رہا ہوتا ہے اس کے خوف کی وجہ سے وہ پیچھے چھپتا ہے۔ تو فرمایا کہ روزے رکھو اور روزے رکھنے کا جو حق ہے اس کو ادا کرتے ہوئے رکھو تو تقویٰ میں ترقی کرو گے۔ ورنہ ایک روایت میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ کو تمہیں بھوکا رکھنے کا کوئی شوق نہیں ہے، کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ تم نے جو غلطیاں اور گناہ کئے ہیں ان کے بد نتائج سے بچنے کے لئے میں نے ایک راستہ تمہارے لئے بنایا ہے تاکہ تم خالص ہو کر دوبارہ میری طرف آؤ۔ اور ان روزوں میں، رمضان میں روزہ رکھنے کا حق ادا کرتے ہوئے میری خاطر تم جائز باتوں سے بھی پرہیز کر رہے ہوتے ہو اور تمہاری اس کوشش کی وجہ سے مَیں بھی تم پر رحمت کی نظر ڈالتا ہوں اور شیطان کو جکڑ دیتا ہوں۔ تاکہ تم جس خوف کی وجہ سے روزہ رکھتے ہو اور روزہ رکھتے ہوئے اس ڈھال کے پیچھے آتے ہو، تقویٰ اختیار کرتے ہو تاکہ اس میں تم محفوظ رہو، اور تمہیں شیطان کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ تو فرمایا کہ یہ تقویٰ جو ہے، یہ ڈھال جو ہے، یہ شیطان کے حملوں سے اور گناہوں سے بچنے کی کوشش جو ہے، یہ تمہارے روزے رکھنے کی وجہ سے تمہاری حفاظت کر رہی ہے۔ اس لئے ایک مجاہدہ کر کے جب تم اس حفاظت کے حصار میں آ گئے ہو تو اب اس میں رہنے کی کوشش بھی کرنی ہے۔ اب اس حصار کو، اس تقویٰ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے مضبوط سے مضبوط تر کرنا ہے۔ اور جو پہلے ہی نیکیوں پر قائم ہوتے ہیں وہ روزوں کی وجہ سے تقویٰ کے اور بھی اعلیٰ معیار حاصل کرتے چلے جاتے ہیں اور ترقی کرتے کرتے اللہ تعالیٰ کے انتہائی قرب پانے والے بنتے چلے جاتے ہیں۔

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ روزہ صرف اتنا نہیں ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے کھانا پینا چھوڑ دیا تو تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم ہو جائیں گے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ روزے کے ساتھ بہت ساری برائیوں کو بھی چھوڑنا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی پہلے سے بڑھ کر کرنی ہوگی تبھی تقویٰ بھی حاصل ہوگا اور اس میں ترقی بھی ہوگی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ”روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالَم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربے سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو

یہ مدِ نظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو"۔ یعنی خدا تعالیٰ سے لو لگانے کی طرف توجہ پیدا ہو اور دنیا سے بے رغبتی پیدا ہو، دنیا کو چھوڑنے کی طرف توجہ ہو۔" پس روزہ سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو جسم کی پرورش کرتی ہے، دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں" یعنی حمد بھی کریں اور تسبیح بھی کریں اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی بھی بیان کریں اور اسی کو سب کچھ سمجھنے والے ہوں" جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102 جدید ایڈیشن)

تو فرمایا کہ روزوں کا تمہیں اس وقت فائدہ ہوگا جب جسمانی خوراک کم کر کے روحانی خوراک میں اضافہ کرو گے۔ صرف دنیا کی بے انتہا مصروفیتوں کے پیچھے نہ پڑے رہو۔ روزہ رکھ کے بھی سوائے یہ کہ صبح سحری کھالی اور پھر دنیاوی کاموں اور دھندوں میں مصروف ہو گئے۔ ورنہ تو دنیا دار بھی صحت کے خیال سے یا فیشن کے طور پر خوراک کم کر دیتے ہیں۔ تمہاری خوراک کی کمی جسم کی خوبصورتی یا صحت کے پیش نظر نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہو۔ اور یہ رضا تبھی حاصل ہوگی جب اللہ تعالیٰ سے تعلق پہلے کی نسبت زیادہ ہوگا۔ اس کی تسبیح اور اس کو تمام قدرتوں کا مالک سمجھتے ہوئے اس کی طرف زیادہ جھکو گے۔ تبھی روزہ شیطان سے بھی بچا کر رکھے گا اور تقویٰ میں بھی بڑھائے گا۔ ورنہ جیسا کہ مَیں نے کہا، بے شمار لوگ ایسے ہیں، مسلمانوں میں بھی ایسے لوگ ہیں جن کے شیطان کھلے پھرتے ہیں، ان کو جکڑا نہیں جاتا اس لئے کہ وہ تقویٰ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کر رہے ہوتے اور ان کو کوئی خوف اور ڈر نہیں ہوتا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تقویٰ کے معیار حاصل کرنے کے لئے، نیکیوں میں بڑھنے کے لئے اور شیطان سے بچنے کے لئے، جو یہ ٹریننگ کورس ہے یہ کوئی اتنے لمبے عرصے کے لئے نہیں ہے کہ تم پریشان ہو جاؤ کہ اتنے دن ہم بھوکے پیاسے کس طرح رہیں گے۔ فرمایا کہ سال کے چند دن ہی تو ہیں۔ سال کے 365 دنوں میں سے صرف 29 یا 30 دن ہی تو ہیں۔ اتنی تو قربانی تمہیں کرنی ہوگی اگر تم شیطان سے محفوظ رہنا چاہتے ہو۔ اور نہ صرف شیطان سے محفوظ رہو بلکہ اللہ فرماتا ہے کہ میری رضا بھی حاصل کرو۔ اگر تم چاہتے ہو اور یہ خواہش ہے کہ میری رضا حاصل کرو، میرا قرب پانے والے بنو۔ فرمایا کہ جو لوگ مریض ہوں یا سفر پر ہوں، کیونکہ بیماری بھی انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے، مجبوری کے سفر بھی کرنے پڑ جاتے ہیں تو پھر جو روزے چھوٹ جائیں ان کو بعد میں پورا کرو۔ تو یہ سہولت بھی اللہ تعالیٰ نے اس لئے دی کہ فرمایا کیونکہ تم میری طرف آنے کے لئے، میرے سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ایک کوشش کر رہے ہو، ایک مجاہدہ کر رہے ہو، اس لئے مَیں نے تمہاری بعض فطری اور ہنگامی مجبوریوں کی وجہ سے تمہیں یہ چھوٹ دے دی ہے کہ سال کے دوران جو چھٹے ہوئے روزے ہوں وہ کسی اور وقت پورے کر لو۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں یہ چھوٹ تمہیں تمہاری اس کوشش کی قدر کرتے ہوئے دے رہا ہوں جو تم باقی دنوں میں اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالتے ہوئے میرا قرب پانے کے لئے میری خاطر کر رہے ہو۔ فرمایا کیونکہ یہ سب تمہارا عمل میری خاطر ہو رہا ہے اس لئے اگر تم عارضی طور پر بیمار ہو یا بعض سفروں اور مجبوری کی وجہ سے کافی روزے چھوٹ رہے ہیں اور مالی لحاظ سے اچھے بھی ہو تو فدیہ بھی دے دو یہ زائد نیکی ہے۔ اور بعد میں سال کے دوران روزے بھی پورے کر لو۔ اور جو مستقل بیمار ہیں یا عورتیں ہیں مثلاً دودھ پلانے والی ہیں یا جن کے پیدائش ہونے والی ہے وہ کیونکہ روزے نہیں رکھ سکتیں اس لئے ایسے مریضوں کے لئے اپنی حیثیت کے مطابق فدیہ دینا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ: "صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پا کے روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ صرف فدیہ کا خیال اباحت کا دروازہ کھول دیتا ہے"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 322 جدید ایڈیشن)۔ یعنی ایک ایسا اجازت کا رستہ کھل جائے گا اور ہر کوئی اپنی مرضی سے تشریح کرنی شروع کر دے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو 'صرف' کا لفظ استعمال کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو بعد میں روزے کی طاقت رکھتے ہوں اگر وہ فدیہ دے دیں تو یہ زائد نیکی ہے۔ بعد میں روزے بھی پورے کر لئے اور فدیہ بھی دے دیا۔ اور جو رکھ ہی نہیں سکتے اور رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے ان کے لئے فدیہ ہے۔ کیونکہ اس بارے میں کہ فدیہ کس طرح ہے اس میں مختلف مفسرین نے مختلف تشریحیں کی ہوئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو طاقت رکھتے ہیں وہ بہر حال فدیہ دے دیں اور جو عارضی مریض ہیں وہ بھی۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں: "﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے؟ تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تا کہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے۔ اور ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادرِ مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی! یہ تیرا مبارک مہینہ ہے اور مَیں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ، یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اُس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا طاقت بخش دے گا"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 563 جدید ایڈیشن)۔ تو فرمایا جن کو روزہ رکھنے میں عارضی روکیں پیدا ہو رہی ہیں اگر وہ فدیہ دیں تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے ہی توفیق بھی دے سکتا ہے۔ فدیہ بھی دیں اور ساتھ دعا بھی کریں۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ: "اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت (روزے) رکھنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اس لئے اس حکم پر بھی تو عمل رکھنا چاہئے۔ میں نے پڑھا ہے کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالت سفر یا بیماری میں روزہ رکھتا ہے تو یہ معصیت ہے"۔ یعنی گناہ ہے "کیونکہ غرض تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، نہ اپنی مرضی۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا فرمانبرداری میں ہے۔ جو حکم وہ دے اس کی اطاعت کی جاوے اور اپنی طرف سے اس پر حاشیہ نہ چڑھایا جاوے۔" یعنی اس کی تشریحیں نہ کی جائیں۔ "اس نے تو یہی حکم دیا ہے کہ ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ﴾ (سورۃ البقرہ آیت 185)۔ اس میں کوئی قید اور نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو"۔ فرمایا کہ: "مَیں سفر کی حالت میں روزہ نہیں رکھتا اور ایسا ہی بیماری کی حالت میں۔ چنانچہ آج بھی میری طبیعت اچھی نہیں اور میں نے روزہ نہیں رکھا۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 67-68 جدید ایڈیشن)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: "جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ رمضان میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 321 جدید ایڈیشن)

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو ضرورت سے زیادہ سختی اپنے اوپر وارد کرتے ہیں یا وارد کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آج کل کا سفر کوئی سفر نہیں ہے اس لئے روزہ رکھنا جائز ہے۔ آپؑ نے یہی وضاحت فرمائی ہے کہ نیکی یہ نہیں ہے کہ زبردستی اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالا جائے بلکہ نیکی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کی جائے اور اپنی طرف سے تاویلیں اور تشریحیں نہ بنائی جائیں۔ جو واضح حکم ہیں ان پر عمل کرنا چاہئے۔ اور یہ بڑا واضح حکم ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ تو برکت اسی میں ہے کہ تعمیل کی جائے نہ کہ زبردستی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کی جائے۔

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)

جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز

Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے

Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

شریف جیولرز
ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
فون ریلوے روڈ 0092-4524-214750
فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان 0092-4524-212515

ایک روایت میں آتا ہے: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے رمضان کے مہینے میں سفر کی حالت میں روزہ اور نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھو۔ اس پر اس شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا اَنْتَ اَقْوٰی اَمِ اللّٰہ؟ یعنی تو زیادہ طاقتور ہے یا اللہ؟ یقیناً اللہ تعالیٰ نے میری امت کے مریضوں اور مسافروں کے لئے رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھنے کو بطور صدقہ ایک رعایت قرار دیا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ تم میں سے کسی کو کوئی چیز صدقہ دے پھر وہ اس چیز کو صدقہ دینے والے کو واپس لوٹا دے“۔ (المصنف للحافظ الکبیر ابی ابکر عبدالرزاق بن ھمام الصنعانی الجزء الثانی صفحہ 565 باب الصیام فی السفر) تو یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ مل رہا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ہدایت دی کہ قرآن جو کہ ایک کامل اور مکمل شرعی کتاب ہے، اس مہینے میں اتاری گئی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر سال جتنا قرآن نازل ہوا ہوتا تھا رمضان میں اس کی دوہرائی کرواتے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے جو رمضان تھا اس میں دو دفعہ دوہرائی کروائی گئی۔ تو بتایا کہ اس میں ایک عظیم ہدایت ہے اس لئے تم بھی اس مہینے میں اس کو غور سے پڑھا کرو۔ ویسے تو پڑھنا ہی ہے لیکن اس مہینے میں خاص طور پر اس طرف توجہ دو، اس کی تلاوت کرو، اس کا ترجمہ پڑھو۔ اور جہاں جہاں درس کا انتظام ہے وہاں لوگ درس بھی سنیں۔ کیونکہ بعض باتوں کا ہر ایک کو پتہ نہیں لگ رہا ہوتا۔ تو تمہیں اس کا گہرا فہم، ادراک اور سمجھ بوجھ حاصل ہوگی۔ اور تمام امور اور تمام احکامات کی وضاحت ہوگی جن کو تم اپنی زندگیوں کا حصہ بنا سکتے ہو۔ دوسری آیت میں بھی دوبارہ تاکید کی گئی ہے کہ روزے رکھو اور مسافر اور مریض ان دنوں میں روزے نہ رکھیں اور بعد میں پورے کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اور جو تم پر اس کے انعامات ہیں ان کا شکر ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکو، اس کے شکر گزار بندے بنو اور یہ شکر گزاری بھی تمہیں نیکیوں میں بڑھائے گی اور تقویٰ میں بڑھائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ”﴿شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ﴾ (البقرۃ :186) سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے۔ اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے“۔ نفس امارہ بدی کی طرف مائل کرنے والا نفس ہے۔ اس سے دوری حاصل ہو جاتی ہے۔ ”اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 561-562 جدید ایڈیشن)

فرمایا: پس روزہ رکھنے اور قرآن پڑھنے اور عبادت کرنے سے دل روشن ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے قریبی تعلق پیدا ہوتا ہے۔ نمازیں جو ہیں وہ نفس کو پاک کرتی ہیں۔ ان دنوں میں نمازوں پر بھی خاص طور پر زور دو تاکہ نفس مزید پاک ہوں۔ اور روزے سے دل کو روشنی ملتی ہے۔ اور دلوں کی روشنی یہ ہے (آپؑ نے فرمایا) کہ اللہ تعالیٰ سے ایسا قریبی تعلق پیدا ہو جاتا ہے گویا کہ خدا کو دیکھ رہا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم کا ہر عمل اس کی ذات کے لئے ہوتا ہے سوائے روزوں کے۔ پس روزہ میری خاطر رکھا جاتا ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ اور روزے ڈھال ہیں۔ اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ شہوانی باتیں اور گالی گلوچ نہ کرے اور اگر اس کو کوئی گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو اسے جواب میں صرف یہ کہنا چاہئے کہ مَیں تو روزہ دار ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے روزہ داروں کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے زیادہ طیب ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں جو اسے خوش کرتی ہیں۔ ایک جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے۔ اور دوسرے جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزے کی وجہ سے خوش ہوگا۔“

(بخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم)

تو اس میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں وہ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میری خاطر رکھا جاتا ہے۔ تو جو کام اللہ تعالیٰ کی خاطر کیا جائے اس میں دنیا کی ملونی ہو نہیں سکتی۔ اور جو کام اللہ تعالیٰ کی خاطر کیا جائے اس کا اظہار لوگوں کے سامنے یا ان سے تعریف کروانے کے لئے نہیں ہوتا بلکہ کوشش ہوتی ہے کہ نیکی چھپی رہے۔ اور جب وہ لوگوں سے چھپ کر نیکی کر رہا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کی جزا ہو جاتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے۔ حفاظت کا ایک ایسا مضبوط ذریعہ ہے جس کے پیچھے چھپ کر تم اپنے آپ کو شیطان کے حملوں سے محفوظ کر سکتے ہو اور وہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ روزے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرو اور برائیوں سے اور لڑائی جھگڑوں سے بھی بچو۔ یہاں تک کہ اگر کوئی تمہیں گالی بھی دے تو غصے میں نہ آؤ، طیش میں نہ آؤ بلکہ کہو کہ میں روزہ دار ہوں۔ رمضان میں ہر احمدی اگر یہ عہد کرے کہ ہر لیول (Level) پر گھروں میں بھی، ماحول میں بھی، باہر بھی اور دوستوں میں بھی اس کے مطابق عمل کرنا ہے تو اسی ایک بات سے کہ گالی کا جواب نہیں دینا، لڑنا جھگڑنا نہیں میں سمجھتا ہوں کہ آدھے سے زیادہ جھگڑے ہمارے معاشرے کے ختم ہو سکتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو جو خوشیاں ملنی ہیں ان کے ساتھ سب سے بڑی یہ خوشی ہے۔ فرمایا کہ وہ اس روزے کی وجہ سے اپنے ربّ کا قرب حاصل کرے گا۔ تو یہ بھی واضح ہو گیا کہ روزے کے بعد یہ عمل جاری رہیں گے تو اللہ تعالیٰ کا قرب بھی حاصل ہوگا اور ہوتا رہے گا ورنہ تو یہ عارضی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ تو نہیں کہا کہ روزے میں، رمضان میں میرا قرب حاصل کرو اس کے بعد جو مرضی کرتے رہو بلکہ جو نیکیاں اختیار کرو ان کو پھر مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”اعمال کی کیفیت اللہ تعالیٰ کے حضور سات طرح ہے۔ دو عمل ایسے ہیں جن کے کرنے سے دو چیزیں واجب ہو جاتی ہیں اور دو عمل ایسے ہیں جن کا ان کے برابر ہی اجر ہوتا ہے۔ اور ایک عمل ایسا ہے جس کا دس گنا اجر ہوتا ہے۔ اور ایک عمل ایسا ہے جس کا سات سو گنا اجر ہوتا ہے۔ اور ایک ایسا عمل ہوتا ہے جس کو بجالانے کا اجر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو معلوم نہیں“۔

وہ عمل جن سے دو چیزیں واجب ہوتی ہیں وہ یہ ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے کہ وہ اخلاص کے ساتھ اس کی عبادت کرتا ہو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے کہ وہ اس کا شریک ٹھہراتا ہو تو اس کے لئے جہنم واجب ہو جائے گی۔ اور جو برا عمل کرے گا اس کو اتنی ہی سزا ملے گی۔ اور جس نے نیکی کرنے کا ارادہ کیا مگر وہ اسے کر نہ سکا تو اسے نیکی کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔ اور جو کوئی نیکی بجالایا تو اسے دس گنا اجر ملے گا۔ اور جس نے اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا اس کے خرچ کردہ درہم اور دینار سات سو گنا بڑھا دیئے جائیں گے۔ اور فرمایا کہ روزہ ایک ایسا عمل ہے جو اللہ عزوجل کی خاطر کیا جاتا ہے اور روزہ رکھنے والے کا اجر صرف اللہ عزوجل کو ہی معلوم ہے۔

(الترغیب و الترھیب۔ کتاب الصوم۔ الترغیب فی الصوم مطلقا.....)

تو جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا اس کی جزا میں خود ہوں جتنا چاہے اللہ تعالیٰ بڑھا دے۔ سات سو گنا تک کر کے یہ بتا دیا کہ اس سے بھی زیادہ جزا ہو سکتی ہے۔ کیونکہ روزہ دار اپنے اندر ایک انقلابی تبدیلی پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اس پر جب قائم رہنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر یہ سلسلہ ہے جو جزا کا چلتا چلا جاتا ہے۔

”حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شعبان کے آخری روز مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظیم اور بابرکت مہینہ سایہ فگن ہوا چاہتا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے رکھنے فرض کئے ہیں۔ اور اس کی راتوں کو قیام کرنا نفل ٹھہرایا ہے .... ھُوَ شَھْرٌ اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ وَاَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ وَاٰخِرُہٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ۔ کہ وہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے اور درمیانی عشرہ مغفرت کا موجب ہے اور آخری عشرہ جہنم سے نجات دلانے والا ہے ...... اور جس نے اس میں کسی روزہ دار کو سیر کیا اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض سے ایسا مشروب پلائے گا کہ اسے جنت میں داخل ہونے سے پہلے کبھی پیاس نہ لگے گی۔ (صحیح ابن خزیمہ کتاب الصیام۔ باب فضائل شھر رمضان)

تو یہاں اس بات کی مزید وضاحت بھی ہو گئی کہ اس مہینے کے روزے ایک تو فرض ہیں اس لئے بہانے بازی کوئی نہیں اور دوسرے صرف بھوکے نہیں رہنا بلکہ عبادتوں میں بڑھنا ہے۔ راتوں کو بھی عبادت کے لئے کھڑے ہونا ہے۔ تبھی ان اجروں کے وارث بنیں گے، ان کو حاصل کرنے والے ہوں گے اور اس

نونیت جیولرز
اللّٰہ الیس بکافٍ عبدہٗ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and
Silver Ornaments
NAVNEET
JEWELLERS
احمدی بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

جنت میں داخل ہونے والے ہوں گے جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے شعبان کے آخری روز خطاب فرمایا اور فرمایا (یہ اسی روایت میں مزید باتیں شامل کی ہوئی ہیں اور ان میں زائد باتیں یہ ہیں) جو شخص کسی بھی اچھی خصلت کو رمضان میں اپناتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جو اس کے علاوہ جملہ فرائض کو ادا کر چکا ہو۔ اور جس شخص نے ایک فریضہ اس مقدس مہینے میں ادا کیا وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے ستر فرائض رمضان کے علاوہ ادا کئے۔ اور رمضان کا مہینہ صبر کرنے کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر جنت ہے اور یہ مواساۃ اور اخوت کا مہینہ ہے۔ اور یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کو برکت دی جاتی ہے یعنی بھائی چارے، محبت، ہمدردی، غم خواری کا مہینہ ہے۔ تو صبر ہر لحاظ سے ہونا ضروری ہے۔ یہ صبر کرنے کا مہینہ ہے۔ تو صبر کس طرح ہوا۔ روزہ رکھ کے ہم خوراک کے لحاظ سے بھی صبر کرتے ہیں۔ نفسانی خواہشات کے لحاظ سے بھی صبر کرتے ہیں۔ لوگوں کے رویوں پر خاموش رہنے کے لحاظ سے بھی صبر کرتے ہیں۔ اپنے حق کے مارے جانے پر خاموش رہنے پر بھی صبر کرتے ہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ لڑنا جھگڑنا نہیں ہے۔ اور اس میں یہ حکم ہے کہ لوگوں سے ہمدردی، غمخواری اور درگزر کا سلوک کرنا ہے تو تبھی اس سے فائدہ اٹھایا جائے گا، تبھی اس سے برکتیں حاصل ہوں گی۔ اور اس وجہ سے اس صبر اور ہمدردی کی وجہ سے، ظلم پر خاموش رہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جہاں روحانی ترقی عطا فرمائے گا وہاں فرمایا کہ دنیاوی رزق میں بھی برکت ڈالے گا۔ جو اللہ تعالیٰ کی خاطر کوئی کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ ضرور خود اس کا کفیل ہو جاتا ہے۔

حضرت ابو مسعود غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رمضان کے شروع ہونے کے بعد ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری امت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو“۔ اس پر بنو خزاعہ کے ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے نبی! ہمیں رمضان کے فضائل سے آگاہ کریں۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا ”یقیناً جنت کو رمضان کے لئے سال کے آغاز سے آخر تک مزین کیا جاتا ہے پس جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش الٰہی کے نیچے ہوائیں چلتی ہیں۔“ (الترغیب و الترھیب ،کتاب الصوم ،الترغیب فی صیام رمضان۔)

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف دیکھتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی طرف دیکھتا ہے تو پھر اسے کبھی بھی عذاب نہیں دیتا۔ اور اللہ تعالیٰ ہر روز ہزاروں لاکھوں افراد کو جہنم سے نجات دیتا ہے۔ پس جب رمضان کی 29ویں رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ رمضان کی گزشتہ 28 راتوں کے برابر لوگوں کو بخش دیتا ہے۔ (الترغیب والترھیب .کتاب الصوم .الترغیب فی صیام رمضان)

یہاں اس حدیث میں ہے وَاِذَا نَظَرَ اللّٰہُ اِلٰی عَبْدٍ لَمْ یُعَذِّبْہُ اَبَدًا. تو یہاں عَبْد کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ یعنی جو کامل فرمانبردار ہو، اس کی طرف جھکنے والا ہو، اس کی عبادت کرنے والا ہو۔ فرمایا کہ جب میرے ایسے بندے ہوں گے، جب ایک دفعہ میں ان کو اپنی پیاری چادر میں لپیٹ لوں گا تو پھر انہیں کوئی دشمن نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ بھی انہیں جنتوں کا وارث ٹھہرائے گا۔ اللہ تعالیٰ سب کو حقیقی عبد بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

طبرانی الاوسط میں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے: رمضان آ گیا ہے اور اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے مقفل کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین کو اس میں زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔ ہلاکت ہو اس شخص کے لئے جس نے رمضان کو پایا اور اس سے بخشا نہ گیا۔ اور وہ رمضان میں نہیں بخشا گیا تو پھر کب بخشا جائے گا۔

(الترغیب والترھیب .کتاب الصوم .الترغیب فی صیام رمضان)

تو اس سے پہلی حدیث کی بھی مزید وضاحت ہوگئی کہ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام تر ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں جن سے ایک انسان اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بھی بن سکے پھر بھی اگر وہ عبد نہیں بنتا، رمضان سے فیض نہیں اٹھاتا، اس کی عبادت کرنے والا، اس کے احکامات پر عمل کرنے والا، نیکیوں کو پھیلانے والا نہیں بنتا، تو فرمایا کہ پھر اس پر صرف افسوس ہی کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ اللہ کے رسول نے فرمایا کہ اس پر ہلاکت ہے کہ ان تمام سامانوں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باوجود بھی اپنے آپ کو نہ بخشوا سکا۔ پس اس بخشش کے حصول کے لئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے معیار قائم کرنے ہوں گے، ان کو ادا کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں اور اپنا محاسبہ نفس کرتے ہوئے رکھے۔ اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ رمضان کی کیا کیا فضیلتیں ہیں تو تم ضرور اس بات کے خواہشمند ہوتے کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔“ (الجامع الصحیح مسند الامام الربیع بن حبیب، کتاب الصوم باب فی فضل رمضان)

جو پہلی حدیث میں فرمایا تھا کہ ہزاروں اور لاکھوں کو بخش دے گا اس کی یہاں مزید وضاحت کی گئی ہے کہ روزے ایمان کی حالت میں اگر ہوں گے۔ روزے بھی رکھ رہے ہوں گے اور ایمان کی حالت میں رکھ رہے ہوں گے، جو رکھنے کا حق ہے وہ ادا کر رہے ہوں گے، اپنے نفس کا محاسبہ بھی کر رہے ہوں گے، اپنے آپ کو بھی دیکھ رہے ہوں گے، یہ نہیں کہ صرف دوسروں کی برائیوں پہ نظر ہو بلکہ اپنا بھی جائزہ لے رہے ہوں گے، اللہ تعالیٰ کے خاص بندے بننے والے ہوں گے تو پھر برکتوں سے فیض پانے والے ہوں گے۔

نضر بن شیبان کہتے ہیں کہ میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے کہا کہ آپ مجھے ایسی بات بتائیے جو آپ نے اپنے والد سے سنی ہو اور انہوں نے ماہ رمضان کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست سنی ہو۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ ہاں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ”اللہ تبارک وتعالیٰ نے رمضان کے روزے رکھنا تم پر فرض کئے اور میں نے تمہارے لئے اس کا قیام جاری کر دیا ہے۔ پس جو کوئی ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے اس میں روزے رکھے وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہو۔“ یعنی بالکل معصوم بچے کی طرح۔ (سنن نسائی .کتاب الصیام باب ذکر اختلاف یحی بن ابی کثیر و النضر بن شیبان فیہ)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ ایک ڈھال اور آگ سے بچانے والا ایک مضبوط قلعہ ہے۔“

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 402 مطبوعہ بیروت)

یہ قلعہ تو ہے لیکن اس ڈھال کے پیچھے اور اس قلعہ کے اندر کب تک اس قلعے میں حفاظت ہوتی رہے گی، کب تک محفوظ رہو گے اس کی وضاحت ایک اور روایت میں کر دی کہ جب تک اس کو جھوٹ یا غیبت کے ذریعے سے پھاڑ نہیں دیتے۔ تو رمضان میں روزوں کی جو برکتیں ہیں اسی وقت حاصل ہوں گی جب یہ چھوٹی چھوٹی برائیاں بھی جو بعض بظاہر چھوٹی لگ رہی ہوتی ہیں، آدمی معمولی سمجھ رہا ہوتا ہے ہر قسم کی برائیاں بھی ختم نہیں کرتے۔ ان میں بہت بڑی برائی جو ہے جس کو آدمی محسوس نہیں کرتا وہ جھوٹ ہے۔ اگر جھوٹ بول رہے ہو تو اس ڈھال کو پھاڑ دیتے ہو۔ لوگوں کی غیبت کر رہے ہو چغلیاں کر رہے ہو، پیچھے بیٹھ کے ان کی باتیں کر رہے ہو تو یہ بھی تمہارے روزے کی ڈھال کو پھاڑنے والی ہیں۔ تو روزہ اگر تمام لوازمات کے ساتھ رکھا جائے تو ڈھال بنے گا۔ ورنہ دوسری جگہ فرمایا پھر تو یہ روزہ صرف بھوک اور پیاس ہی ہے جو آدمی برداشت کر رہا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں روزے کو تمام شرائط کے ساتھ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور خالصۃً اللہ تعالیٰ کی خاطر روزے رکھنے والے ہوں نہ کہ دنیا کے دکھاوے کے لئے۔ کوئی نفس کا بہانہ ہمارے روزے رکھنے میں حائل نہ ہو اور اس مہینے میں اپنی عبادتوں کو بھی زندہ کرنے والے ہوں۔ اللہ توفیق دے۔ اور جب نیکیوں کے

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
ALFAZAL JEWELLERS Rabwah
الفضل جیولرز ربوہ
فون: 04524-211649
04524-613649
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان 2248.5222, 2248.1652
2243.0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
(بزرگوں کی تعظیم کرو)
منجانب
طالب دعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

راستے پر اس رمضان میں چلیں یہ بھی اس رمضان میں دعائیں کرتے رہنا چاہئے کہ نیکیاں رمضان کے ختم ہونے کے ساتھ ختم نہ ہو جائیں بلکہ ہمیشہ ہماری زندگیوں کا حصہ بنی رہیں۔ اور ہم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے پیاروں میں شامل ہو، اس کا پیار حاصل کرنے والا ہو اور ہمیشہ اس کی پیار کی نظر ہم پر پڑتی رہے۔ اور یہ رمضان ہمارے لئے، جماعت کے لئے غیر معمولی فتوحات لانے والا ہو۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

اب میں یو۔کے۔ کی جماعت کے لئے چند باتیں مختصراً کہنا چاہتا ہوں۔ گزشتہ دنوں میں مَیں نے چند شہروں کا دورہ کیا تھا جس میں برمنگھم کی مسجد کا افتتاح بھی ہوا۔ بریڈفورڈ کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا، یہ پلاٹ انہوں نے بڑی اچھی جگہ لیا ہے پہاڑی کی چوٹی پہ ہے، نیچے سارا شہر نظر آتا ہے۔ پلاٹ اتنا بڑا نہیں ہے لیکن امید ہے تعمیر کے بعد اس میں کافی نمازیوں کی گنجائش ہو جائے گی۔ Covered ایریا یہ زیادہ کر لیں گے۔ پھر ہارٹلے پول کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا، یہ بھی اچھی خوبصورت جگہ ہے لیکن یہاں جماعت چھوٹی ہے اور اب کچھ تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ بڑے عرصے سے تو چند مقامی لوگ تھے۔ اسائلم لینے والے بھی اب وہاں گئے ہیں لیکن ان لوگوں کی ابھی کوئی خاص آمدنی نہیں ہے۔ اور انہوں نے انشاء اللہ تعالیٰ مسجد بنانی ہے۔ مسجد کا نقشہ بنیادی پلان بڑا خوبصورت ہے۔ ڈاکٹر حمید خان صاحب مرحوم نے اس بارے میں کافی کوشش کی تھی کہ وہاں مسجد بنے۔ پلاٹ وغیرہ لینے میں ان کی کافی ہمت اور مدد رہی آخر دم تک وہ اس کے لئے کوشش کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور درجات بلند فرمائے۔ اب جب مَیں نے وہاں پوچھا کہ مسجد بنا رہے ہیں تو رقم کی وجہ سے وہ اس کا نقشہ کچھ چھوٹا کرنا چاہتے تھے۔ مَیں نے انہیں کہا ہے کہ رقم کی وجہ سے نقشہ چھوٹا نہیں کرنا۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

لیکن مجھے امیر صاحب نے سفر میں بتایا کہ کسی وقت میں انصار اللہ یو۔کے۔ نے (یادداشت سے ہی بتایا تھا کوئی معین نہیں تھا۔ اب پتہ نہیں ابھی تک معین کیا ہے کہ نہیں)۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہارٹلے پول میں ہم انصار اللہ مسجد بنائیں گے۔ اگر کیا تھا تو ٹھیک ہے اس کو پورا کریں۔ اور اگر نہیں بھی کیا تو اب میں یہ کام انصار اللہ یو۔کے۔ کے سپرد کر رہا ہوں کہ انہوں نے وہاں انشاء اللہ مقامی لوگوں کی جس حد تک مدد ہو سکے کرنی ہے اور یہ جو اصل بنیادی نقشہ ہے اس کے مطابق مسجد بنانی ہے۔ اس مسجد پہ تقریباً پانچ لاکھ پونڈ کا اندازہ خرچ ہے۔ تو انصار اللہ نے کس طرح پورا کرنا ہے وہ اپنا پلان کر لیں اور کمر ہمت کس لیں۔ بہر حال ان کو مدد کرنی ہوگی۔ وہاں جماعت بہت چھوٹی سی ہے۔

اور پھر بریڈفورڈ میں تقریباً جوان کا اندازہ ہے 1.6 ملین یا 16 لاکھ پاؤنڈ کا (اگر میں صحیح ہوں اور یادداشت ٹھیک ہے) تو وہاں کافی بڑی مسجد بن جائے گی۔ گو کہ وہاں کاروباری لوگ کافی ہیں اور مجھے امید ہے وہ اپنے ذرائع سے کافی حد تک جلدی اکٹھے کر کے مسجد مکمل کر لیں گے لیکن ہو سکتا ہے کچھ سستی ہو جائے۔ بعض وعدے کرتے ہیں پورے نہیں کر سکتے۔ بعض مجبوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ تو ان کی مدد کے لئے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ یو۔کے۔ کے ذمہ میں ڈالتا ہوں کہ یہ بھی ان کی مدد کریں اور یہ اس علاقے میں ایک بڑا اچھا وسیع جماعت کا منصوبہ ہے جو مجھے امید ہے جماعت کی وسعت کا باعث بنے گا۔ وہاں اس کے لئے وہ بھی ان میں کچھ حصہ ڈالیں۔ اور لجنہ ہمیشہ قربانیاں کرتی رہی ہے۔ یہاں بیت الفضل ہے اس کے لئے بھی لجنہ نے ہی رقم اکٹھی کی تھی جو پہلے برلن مسجد کے لئے تھی پھر بعد میں بیت الفضل میں استعمال ہوئی۔ تو یو۔کے۔ کی لجنہ کو اس بارے میں کوشش کرنی چاہئے۔ کیونکہ میری خواہش ہے کہ یہ دونوں مساجد ایک سال کے اندر اندر مکمل ہو جائیں، انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو اس رمضان میں دعاؤں اور قربانی کے جذبے کے ساتھ اس طرف بھی توجہ دیں اور کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔

رمضانُ المبارک کا مقدّس مہینہ اور ادائیگی زکوٰۃ

احباب یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے اور ہر صاحب نصاب مسلمان کے لئے اسکی ادائیگی ایک اہم شرعی فریضہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ ماہ رمضان المبارک کے مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا کیطرح چلتا تھا۔ پس احباب جماعت کو بھی چاہئے کہ اپنے پیارے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں وہ اس مبارک اور بابرکت مہینہ میں جہاں اپنے لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں وہاں صاحب نصاب احباب ابھی سے اپنی زکوٰۃ کا حساب کر کے واجب الاداز کوٰۃ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔ اس ضمن میں سید حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں افراد جماعت کو یہ تلقین فرمائی ہے کہ:

''ایک اہم چندہ جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور ایک معین شرح ہے، عموماً اس طرف توجہ کم ہوتی ہے۔ زمینداروں کے لئے بھی جو کسی قسم کا ٹیکس نہیں دے رہے ہوتے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اسی طرح جنہوں نے جانور، بھیڑ، بکریاں، گائیں وغیرہ پالی ہوتی ہیں اُن پر بھی ایک معین تعداد سے زائد ہونے پر زکوٰۃ واجب الادا ہے۔ پھر بینک میں یا کہیں بھی جو ایک معین رقم سال بھر پڑی رہے اُس پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے۔ پھر عورتوں کے زیوروں پر زکوٰۃ ہے۔ اکثر عورتیں جو خانہ دار خاتون ہیں، جن کی اپنی کوئی کمائی نہیں ہوتی وہ لازمی چندہ جات تو نہیں دیتیں، دوسری تحریکات میں حصہ لے لیتی ہیں۔ لیکن اگر انکے پاس 52 تولے چاندی کی قیمت کے برابر زیور ہے تو اُس پر 2.5% (اڑھائی فیصد) کے حساب سے زکوٰۃ دینی چاہئے خواہ وہ زیور مستقل طور پر اپنے ہی استعمال میں رہتا ہو یا وقتاً فوقتاً عاریتاً غریب عورتوں کو بھی پہننے کے لئے دیا جاتا ہو۔ احتیاط کا تقاضہ یہی ہے کہ ہر قسم کے زیور پر زکوٰۃ ادا کی جائے۔ حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا بھی یہی تعامل رہا ہے۔'' (تلخیص اقتباس خطبہ جمعہ 28 رمئی 2004ء)

فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت اور اس کی ادائیگی کے صحیح طریق سے عدم واقفیت کے باعث اکثر جماعتوں اور صاحب نصاب افراد کی طرف سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ انہیں اپنی زکوٰۃ کی رقم مقامی مستحقین یا ضرورت مند رشتہ داروں میں ہی تقسیم کرنیکی اجازت دی جائے اس غلط رجحان کی اصلاح کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 5/11/98 میں ہدایت فرمائی تھی کہ:-

''زکوٰۃ کے متعلق بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ہمیں یہاں اپنے رشتہ داروں میں زکوٰۃ دینے کی اجازت دی جائے۔ زکوٰۃ مرکزی بیت المال میں جمع ہونی چاہئے۔ کسی شخص، کسی فرد واحد کو اجازت نہیں کہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے اپنے غریب بھائیوں کو چنے۔ غریب بھائیوں کو جو چنتا ہے اسکو مرکز کو لکھنا چاہئے کہ ہمارے ہاں اتنے غریب ہیں۔ پھر خواہ بھائی ہوں یا غیر بھائی ہوں، ان سب کے لئے کھلی زکوٰۃ کی رقم ادا کی جائے گی۔ تو ایک آدمی کی زکوٰۃ تو کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی اور اگر وہ کی بھی تو اپنے عزیزوں پر ہی خرچ کرے گا۔ اس میں دنیوی منفعت شامل ہو جاتی ہے۔''

اگر ہمارے احباب اور ہماری بہنیں پورے طور پر جائزہ لیں تو بفضلہ تعالیٰ اکثر گھروں سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔ چونکہ افراد جماعت عموماً اپنی زکوٰۃ ماہ رمضان المبارک میں ہی ادا کرتے ہیں اسلئے صاحب نصاب احباب و مستورات کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد اس فریضہ کی بجا آوری کی طرف توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

صدقۃُ الفطر اور عید فنڈ

صدقۃ الفطر:- صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا سا حکم ہے مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں حقیقت میں بہت اہم اور ضروری ہوتے ہیں جنکی بجا آوری اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور عدم بجا آوری خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتی ہے۔ اس قسم کے اسلامی احکام میں سے (جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں) ایک اہم حکم صدقۃ الفطر سے تعلق رکھتا ہے۔ جو تمام مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر (خواہ وہ کسی بھی حیثیت کے ہوں) فرض ہے جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو۔ اُس کی طرف سے اسکے سرپرست یا مربی کیلئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ بلکہ معتبر روایات سے یہ بھی ثابت ہے کہ غلام اور نوزائدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔

واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کیلئے ایک صاع عربی پیمانہ یعنی میٹرک سسٹم میں دو کلو 750 گرام غلہ یا اسکی رائج الوقت قیمت مقرر کی ہے پوری شرح کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص پوری شرح کے مطابق ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف شرح پر بھی ادائیگی کر سکتا ہے۔ قادیان اور اس کے گردونواح میں چونکہ ایک صاع غلہ کی اوسط قیمت -/18 روپے بنتی ہے۔ اسلئے پنجاب کیلئے صدقۃ الفطر کی پوری شرح -/18 روپے مقرر کی گئی ہے۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے کم از کم پانچ روز پہلے ہو جانی چاہئے۔ تا بیوگان، یتامیٰ اور نادار مستحقین کی اس رقم سے بروقت امداد کی جا سکے۔ دفتر وکالت مال لندن کے سرکلر VMA 7547/19-11-01 کے مطابق صدقۃ الفطر کی مجموعی وصولی کا 1/10 حصہ بہر صورت مرکزی ریزرو فنڈ میں جمع ہونا چاہئے۔ بقیہ 9/10 حصہ مقامی مستحقین میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اس امر کا فیصلہ کرنا مجلس عاملہ کی ذمہ داری ہے کہ اس 9/10 حصہ میں سے بھی کسقدر رقم مقامی مستحقین میں تقسیم کی جائے اور کس قدر مرکز میں بھجوائی جائے۔ ہر جماعت میں صدقۃ الفطر کی آمد و خرچ کا باقاعدہ حساب رکھا جانا ضروری ہے۔ واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی رقم مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

عید فنڈ:- سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ہر کمانے والے فرد کیلئے کم از کم ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے۔ اب جبکہ روپیہ کی قیمت کئی گنا گر چکی ہے احباب جماعت کو چاہئے کہ اپنے عید کے اخراجات میں کفایت کرتے ہوئے اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہئے۔

صدقات

ماہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں بکثرت صدقہ و خیرات کرنا بھی سنت نبوی ہے۔ اسلئے ذیل میں صدقات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک اہم ارشاد درج کیا جاتا ہے تا کہ احباب جماعت اس طوعی نیکی کی طرف بھی خصوصی توجہ فرمائیں۔ حضورؓ نے فرمایا:-

''خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا ہے خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اُس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اسکا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جہاں دُعائیں نہیں پہنچتی وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔''

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں حائل رکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ان مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرتا تھا۔ پس احباب جماعت کو چاہئے کہ وہ سنت نبوی کے تابع ان بابرکت ایام میں حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرنے کو اپنا معمول بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس طوعی نیکی کو اپنی جناب میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین!

ناظر بیت المال آمد قادیان

مالی قربانی کے نتیجہ میں مزید نیکیوں کی توفیق ملتی ہے اور خود پر اور اپنی اولاد پر انسان جو خرچ کرتا ہے اس میں برکت پڑتی ہے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ بچوں کی تربیت میں برکت ڈالتا ہے

احباب جماعت احمدیہ ناروے کو تعمیر مسجد کیلئے مالی قربانیوں کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23 ستمبر 2005 بمقام اوسلو (ناروے)

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۔(ال عمران: ۹۳) کی تلاوت فرمائی

ترجمہ۔ تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے حکموں میں سے ایک حکم ہے قرآن کریم کے شروع میں بھی اللہ تعالیٰ نے نماز کے حکم کے ساتھ ہی مالی قربانی کے حکم کے بارے میں بھی ارشاد فرمایا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ کے جو حقیقی بندے ہیں وہ نماز کے ساتھ ساتھ اس کے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ بھی کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کیلئے جہاں اس کی عبادت کرنا ضروری ہے وہیں اس کی راہ میں اپنی پاک کمائی میں سے خرچ کرنا بھی ضروری ہے اور یہی چیز ہے جس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ مبارک میں بھی وقتاً فوقتاً قومی ضروریات کیلئے مالی تحریکات فرمائی تھیں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں میں مالی تحریک فرمائی حضرت بلالؓ نے اپنی چادر پھیلائی ہوئی تھی جو عورتوں کے زیورات سے بھر گئی۔ ایک دفعہ آپ کی تحریک پر حضرت عمرؓ نے اپنے گھر کا آدھا سامان آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا اور حضرت ابوبکرؓ اپنے گھر کا کل اثاثہ لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضرت ﷺ نے پوچھا اے ابوبکر گھر میں بھی کچھ چھوڑ آئے ہو عرض کیا گھر میں اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں جس سے بڑھ کر کوئی اثاثہ نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں میرا خیال تھا کہ آج میں ابوبکر سے آگے نکل جاؤں گا لیکن جب میں نے یہ ماجرا دیکھا تو میں نے سوچا کہ میں ابوبکر سے کبھی آگے نہیں نکل سکتا۔

حدیث میں آتا ہے کہ جب آیت قرآنی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ یعنی تم حقیقی نیکی اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک اپنے پیارے مالوں میں سے اللہ کے حضور میں خرچ نہ کرو۔ آیت کے نازل ہونے کے بعد حضرت ابوطلحہ انصاریؓ نے اپنا سب سے عمدہ باغ جو بیرحاء نامی تھا اور مسجد نبوی کے پاس تھا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور یہ باغ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی حضور علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے مالی قربانیوں کے اور اپنی محبوب چیزوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے بے نظیر نمونے پیش فرمائے اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ نے نام بنام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض صحابہ کا ذکر فرما کر ان کی قربانیوں کا ذکر کیا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی قربانیوں پر جوان کے لئے اظہار خوشنودی فرمایا تھا اس کا ذکر بھی فرمایا۔ پھر فرمایا آج ہم احمدی بھی جو ان بزرگوں کی اولاد ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم بھی ان نیکیوں پر قدم مارنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ایک سلسلہ ہے جو دائمی طور پر چلتا جائے گا۔ کیونکہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے خلافت حقہ کی تا قیامت جاری رہنے کی خوشخبری عطا فرمائی ہے۔

فرمایا مالی قربانیاں کرنے کے نتیجہ میں تم کو مزید نیکیوں کی توفیق ملے گی۔ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے بعد جو تم خود پر اور اپنی اولاد پر خرچ کرو گے اس میں بھی برکت پڑے گی اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ تمہارے بچوں کی تربیت میں بھی برکت ڈالے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کہ جو اپنے نفس کے بخل سے بچایا جائے گا وہی کامیاب ہوگا۔ پس اگر کامیابی حاصل کرنی ہے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے اور تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے مالوں اور اولاد میں برکت ڈالے تو کبھی کنجوسی کا نام نہ لو احمدیوں کو ہمیشہ بخل سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ ہم ہی ہیں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے کے بعد مالی قربانی کا زیادہ فہم وادراک حاصل ہے۔

حضرت امیر المومنین نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے اس ضمن میں بعض احادیث مبارکہ پیش فرمائیں حضور نے فرمایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اسکے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے۔ اس کا مال ومتاع برباد کر اسی طرح ایک اور حدیث کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے لوگوں کے قریب ہوتا ہے اور جنت کے قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دور ہوتا ہے اور بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے اور لوگوں سے دور ہوتا ہے جنت سے دور ہوتا ہے لیکن دوزخ کے قریب ہوتا ہے انپڑھ سخی بخیل عابد سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا ایک مرتبہ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے اپنی پوری تنخواہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں بھجوا دی اور بعض لوگوں کے کہنے پر کہ آپ اپنے خرچ کے لئے بھی کچھ رکھ لیں آپ نے فرمایا میری ضرورتیں دینی ضرورتوں سے بڑھ کر نہیں ایک مرتبہ حضرت منشی اروڑے خان صاحب رضی اللہ عنہ کپورتھلوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریک پر جو ایک دینی ضرورت کیلئے تھی کپورتھلہ کی جماعت کو بتائے بغیر اکیلے ہی وہ ضرورت پوری کر دی جب بعد میں احباب جماعت کو اس کا علم ہوا تو وہ حضرت منشی صاحب کے اس فعل پر سخت ناراض ہوئے کہ انہیں خدمت کا موقعہ کیوں نہیں دیا گیا حضور انور نے کئی صحابہ کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر زمانہ میں قربانی کرنے والے پیدا ہوتے رہے اور آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے احباب جماعت کی قربانیاں بے مثال ہیں خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ آج میں ایک مالی قربانی کی تحریک کرنی چاہتا ہوں جو احباب جماعت ناروے کے لئے ہے۔ فرمایا جماعت احمدیہ ناروے نے کافی عرصہ سے مسجد بنانے کیلئے ایک زمین خریدی ہوئی ہے لیکن تا حال اس میں مسجد نہیں بن سکی۔ فرمایا جماعت احمدیہ ناروے کو چاہئے کہ وہ اس مسجد کی تعمیر کے لئے مالی قربانیوں میں آگے آئیں اور ہر صورت میں اس کی تعمیر کو مکمل کریں فرمایا مجھے یقین ہے اور جماعت کی سو سالہ تاریخ گواہ ہے کہ جماعت کے افراد نے جب بھی ایک منصوبے کے تحت عزم کے ساتھ کام شروع کیا اس کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے انجام تک پہنچایا ہے اگر آپ بھی ہمت کریں تو یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچ سکتا ہے فرمایا میں نے احباب جماعت احمدیہ ناروے کے چہروں میں اخلاص ووفا کے نمونے دیکھے ہیں پس مضبوط ارادہ کے ساتھ آگے آئیں اور اللہ تعالیٰ کے اس گھر کو بنانے میں مالی قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کریں اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

چندہ جلسہ سالانہ

چندہ جلسہ سالانہ بھی ایک لازمی چندہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جسکی شرح سالانہ آمد کا 1/120 ہے۔ جو ہر شخص کی ماہوار آمد کے 1/10 کے برابر ہے۔ یعنی اگر کسی شخص کی ماہوار آمد مبلغ/1000 روپیہ ہے تو اس کے لئے سال بھر میں صرف ایک مرتبہ/100 روپیہ ادا کرنا ہے۔

جلسہ سالانہ پر جو مہمان قادیان تشریف لاتے ہیں وہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہوتے ہیں۔ جن کی مناسب تواضع کا انتظام مرکز نے کرنا ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ساری جماعت اس ثواب میں شریک ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مجلس شاورت 1943ء کے موقع پر فرمایا کہ:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اسکے لئے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جسکے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

"پس اگر چندہ جلسہ سالانہ کو الگ رکھا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس زور دینے کی وجہ سے کہ ہمارا جلسہ سالانہ دوسرے لوگوں کے جلسوں کی طرح نہیں مومنوں کا اس چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمانوں کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنارہیگا۔" (نظام بیت المال آمد صفحہ 21)

اب جبکہ جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ جن دوستوں نے ابھی تک جلسہ سالانہ کا چندہ ادا نہیں کیا ان سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد اسکی ادائیگی کریں۔ عہدیداران جماعت اور جملہ مبلغین معلمین کرام سے بھی اس سلسلہ میں مخلصانہ تعاون کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ کی مختصر جھلکیاں

ہاسلٹ (بلجیم) میں نوخرید کردہ مشن ہاؤس کا معائنہ، بیت النصر۔ (کولون۔ جرمنی) میں ورود مسعود، والہانہ استقبال اور احباب سے ملاقات۔

بیت السبوح (فرینکفورٹ) میں ورود مسعود۔ فیملی ملاقاتیں، مسجد بیت العلیم (ورزبرگ۔ جرمنی) کے افتتاح کے موقع پر احباب جماعت سے خطاب۔

> مسجد تو بن گئی اب اپنے عمل سے ثابت کرو کہ احمدی ہونے کے بعد واقعی آپ میں نیک تبدیلیاں آئی ہیں۔ آپ نے اس علاقہ میں اسلام اور احمدیت کے سفیر بن کر پیغام پہنچانا ہے۔ اپنے کاموں کا خرج کرکے بھی مسجد میں آئیں اور خدا کی عبادت کو قائم کریں۔

مسجد کے افتتاح کے موقع پر ورزبرگ میں تقریب بیعت۔ مسجد بیت الجامع آفن باخ کے سنگ بنیاد کی مبارک تقریب۔

(رپورٹ مرتبہ: محمد الیاس منیر۔ جرمنی)

22 اگست 2005ء بروز سوموار:

تیسویں جلسہ سالانہ جرمنی کو رونق اور برکت بخشنے اور ہزاروں شرکائے جلسہ کو اپنے ایمان افروز خطابات سے نوازنے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ جرمنی کے دورہ کے لئے مسجد فضل لندن سے مورخہ ۲۲ر اگست ۲۰۰۵ء کو روانہ ہوئے اور بیت السلام برسلز (بلجیم) میں ایک رات قیام کرنے کے بعد بیت النصر کولون سے ہوتے ہوئے 23ر اگست 2005ء کی شام بخیر و عافیت فرنکفورٹ میں واقع جماعت احمدیہ جرمنی کے مرکز بیت السبوح میں ورود فرما ہوئے، الحمد للہ۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ جرمنی کے اس دورہ کے لئے مورخہ 22ر اگست 2005ء کی صبح گیارہ بج کر پچیس منٹ پر دعا کے ساتھ مع افرادِ قافلہ مسجد فضل لندن سے روانہ ہوئے۔ امیر جماعت برطانیہ محترم رفیق حیات صاحب اپنے رفقا کے ساتھ دو گاڑیوں میں انگلستان کی بندرگاہ Dover تک مشایعت کے لئے آئے۔ یہاں سمندری سفر Sea Cat کے ذریعہ مقررہ وقت 14:00 سے کچھ دیر تاخیر کے ساتھ شروع ہو کر 16:10 بجے مکمل ہوا جب Sea Cat کی تیز رفتار فیری فرانس کی بندرگاہ Calias پر لنگر انداز ہوئی۔ یہاں امیر جماعت بلجیم مکرم حامد محمود شاہ صاحب اور بعض دیگر احباب نے حضور کا استقبال کرنے کی سعادت پائی۔ حضور کا یہ قافلہ دو سو کلو میٹر کا سفر کر کے شام چھ بج کر چالیس منٹ پر جماعت احمدیہ بلجیم کے مرکز بیت السلام واقع برسلز پہنچا تو کثیر تعداد میں جمع احباب جماعت نے پر جوش نعرے لگا کر اور بچوں نے نظمیں پڑھتے ہوئے حضور کا استقبال کیا۔ یہاں پہنچنے کے چند منٹ بعد حضور ایدہ اللہ نے ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں اور اس موقع پر چار سو کے لگ بھگ موجود احباب جماعت کو شرفِ مصافحہ بخشا اور بعد ازاں لجنہ ہال میں تشریف لا کر انہیں السلام علیکم کہا۔ رات نو بج کر پانچ منٹ پر حضور نے مسجد میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء پڑھائی۔ اس کے بعد حضور اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔

23 اگست 2005ء بروز منگل:

آج علی الصبح سوا پانچ بجے حضور انور نے مسجد بیت السلام، برسلز میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی اور دس بج کر بیس منٹ پر جرمنی کے سفر پر روانہ ہوتے کے لئے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے، جہاں حضور کی اقتداء میں سینکڑوں احباب جماعت نے الوداعی دعا کے ساتھ اپنے پیارے آقا کو رخصت کیا۔ حضور کا یہ قافلہ بیت السلام سے دس بج کر بیس منٹ پر روانہ ہوا اور ہاسلٹ (Hasselt) نامی شہر میں جماعت بلجیم کے ایک نوخرید کردہ مشن ہاؤس میں رُکا جہاں حضور نے کچھ دیر ٹھہر کر اس مشن ہاؤس کا تفصیلی معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد قافلہ ٹھیک بارہ بج کر چھبیس منٹ پر جرمنی کی سرحد پر پہنچا۔

جرمنی کی سرحد پر امیر جماعت جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، مبلغ انچارج محترم مولانا حیدر علی ظفر صاحب، جنرل سیکرٹری جرمنی مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ مکرم مظفر احمد صاحب نے اپنے چند رفقاء کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بیت السلام برسلز سے امیر جماعت بلجیم مکرم حامد محمود شاہ صاحب مبلغ سلسلہ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مکرم این اے شمیم صاحب اپنے چند رفقاء کے ساتھ جرمنی تک مشایعت کی غرض سے آئے۔ یہاں حضور اقدس نے ان سب احباب کو شرف مصافحہ بخش کر دعائیں دیتے ہوئے رخصت فرمایا۔

کولون میں ورود

اس کے ساتھ ہی قافلہ اگلی منزل کے لئے روانہ ہو کر ایک بج کر بیس منٹ پر جرمنی کے چوتھے بڑے صنعتی شہر کولون میں واقع جماعت کے ریجنل مرکز بیت النصر میں پہنچا۔ یہاں سینکڑوں احباب جماعت جن میں مرد و زن اور بچے شامل تھے، نے حضور اقدس کی گاڑی احاطہ میں داخل ہوتے ہی وارفتگی کے عالم میں استقبالیہ نعروں کے ساتھ استقبال کیا۔ حضور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو قائمقام ریجنل امیر مکرم محمد انیس صاحب دیالگڑھی، ریجنل مبلغ سلسلہ مکرم مولانا ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب اور مقامی صدر جماعت مکرم خالد احمد صاحب نے حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی ایک بچے نے بچوں کی نمائندگی میں حضور اقدس کو خوش آمدید کہتے ہوئے پھولوں کا گلدستہ پیش کیا اور ایک بچی نے حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں پھول پیش کر کے تمام بچیوں کی طرف سے استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس موقع پر حضور اقدس کچھ دیر محترم امیر صاحب کے ساتھ یہاں کے پروگرام کے بارے میں گفتگو فرماتے رہے۔ اس دوران بچیاں جو رنگ برنگے خوبصورت لباس میں ملبوس تھیں، نہایت شیریں اور محبت بھری آوازوں میں استقبالیہ نظمیں پڑھتی رہیں جس سے سارے ماحول میں ایک خاص پر سرور کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔

یہاں ورود فرما ہونے کے چند منٹ بعد حضور پرنور تیاری کر کے نمازِ ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے مسجد میں تشریف لے آئے۔ نماز کے لئے تشریف لاتے ہوئے حضور نے حاضرین کو دیکھ کر مقامی عہدیداران سے مقامی احباب جماعت کی تعداد کے بارے میں دریافت فرمایا۔ پھر جمع اور قصر کر کے حضور نے نمازیں پڑھائیں اور پھر کمال شفقت سے فرمایا کہ ان احباب سے ملاقات بھی ہو جائے۔ چنانچہ منتظمین نے فوری طور پر احباب جماعت کو منظم کر لیا جس پر حضور نے مسجد میں موجود تمام احباب جماعت کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور بچوں کو مصافحہ کے ساتھ چاکلیٹ کے تحفہ سے بھی نوازا۔ اس موقع پر ایک پولیس افسر Mr. Kiegel بھی بڑی محبت کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ یہ پولیس افسر حکومت کی طرف سے ڈیوٹی پر تھے اور حضور اقدس کی شخصیت سے متأثر ہو حضور سے ملنے چلے آئے تھے۔ اس کے بعد حضورِ انور لجنہ ہال میں تشریف لے گئے جہاں خواتین کو سلام کیا اور بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔ قریباً پونے تین بجے حضور اقدس اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے اور کھانا تناول فرمانے اور کچھ دیر آرام کے بعد چار بج کر آٹھ منٹ پر اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے جہاں مقامی عہدیدارانِ جماعت حضور ایدہ اللہ کے ساتھ تصویر بنوانے کے منتظر تھے۔ حضور نے ازراہِ شفقت ان کے ساتھ تصویر بنوائی۔ اس موقع پر وہاں موجود بچیوں نے دعائیہ و دعائی اشعار خوش الحانی سے پڑھنے شروع کر دیئے جنہیں سن کر حضور اُن بچیوں کے پاس تشریف لے گئے۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب سے حضور انور بیت النصر اور کولون شہر کے بارے میں کچھ دیر تک تفاصیل دریافت فرماتے رہے، اس گفتگو سے حضور اقدس کی اس خواہش کا اظہار ہوتا تھا کہ اس عمارت کی مسجد کی شکل پر تعمیر نو ہونی چاہئے یا کم از کم کسی اور جگہ زمین خرید کر ایک باقاعدہ مسجد تعمیر کی جائے۔ امیر صاحب نے حضور انور کو اس مرکز کے بارے میں بتایا کہ اسے سو مساجد منصوبہ سے پہلے خرید کیا گیا تھا اور حضور ایدہ اللہ کی ہدایت اور خواہش کے مطابق اسے مسجد کی شکل دینے کے امکانات کا جائزہ لیں گے۔ یاد رہے کہ اس مرکز میں حضور اقدس پہلی مرتبہ ورود فرما ہوئے تھے۔

اس کے بعد حضور پرنور نے چار بج کر بیس منٹ پر اجتماعی الوداعی دعا کرائی اور مع افراد قافلہ فرنکفورٹ کے لئے روانہ ہو گئے۔

بیت السبوح (فرانکفورٹ) میں ورود مسعود

حضور کا قافلہ کولون سے روانہ ہو کر چھ بج کر پچاس منٹ پر بیت السبوح فرانکفورٹ پہنچا تو لوکل امیر مکرم فلاح الدین خان صاحب نے اپنے بعض رفقاء کے ساتھ حضور کا استقبال کیا۔ دو بچوں نے پھولوں کے گلدستے حضور اقدس اور حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور اقدس استقبال کے لئے حاضر احباب جماعت کے سامنے سے گزرتے ہوئے، سب کو ہاتھ ہلا کر سلام کرتے ہوئے اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے اور ٹھیک نو بجے رات مسجد بیت السبوح میں تشریف لائے اور مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد حضور نے بیت السبوح کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور ہر دفتر میں نیز بیت السبوح میں مقیم مربیانِ سلسلہ کے گھروں میں تشریف لے گئے۔ حضور اقدس نے معائنہ کے دوران دفاتر میں موجود کارکنان سلسلہ سے ان کے کام سے متعلق دریافت فرمایا اور انہیں ضروری ہدایات سے نوازا، خصوصاً سیکرٹری امورِ خارجہ کو جلسہ کے لئے تشریف لانے والے جرمن مہمانوں کے بارے خصوصی ہدایات دیں۔ اسی دوران حضور بیت السبوح کی تیسری منزل پر کھلے صحن پر تشریف لے جا کر بیت السبوح کا بلندی سے نظارہ فرماتے رہے اور امیر صاحب کو اس بارے میں بعض ہدایات سے نوازتے رہے۔ دفاتر کے معائنہ کے بعد حضور اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔

24 اگست 2005ء بروز بدھ:

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ جرمنی کے دورہ اگست ۲۰۰۵ء کے دوسرے روز کا آغاز نمازِ فجر سے کیا۔ حضور پرنور صبح ساڑھے پانچ بجے اپنی رہائشگاہ سے مسجد میں تشریف لائے اور نمازِ فجر پڑھائی۔

دفتری مصروفیات کا آغاز صبح سوا دس بجے ہوا۔ پہلے حضور انور نے ضروری ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ بعد ازاں ساڑھے دس بجے

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

> ابھی کچھ دنوں تک رمضان بھی شروع ہونے والا ہے۔ اس مہینے کا بھی دعاؤں کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ پس آپ تمام انصار پرانے بھی اور نومبائعین بھی دعاؤں پہ زور دیں دعاؤں سے اپنے مولا کو راضی کریں اور اسی سے مدد کے طالب ہوں
> (ارشاد سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

بقیہ: دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
از صفحہ نمبر 9

فیملی ملاقاتوں کا آغاز ہوا جس کا سلسلہ ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ آج کی ان ملاقاتوں میں جرمنی کے علاوہ پاکستان، ترکی، نیوزی لینڈ، اور ڈنمارک سے تعلق رکھنے والے 58 خاندانوں کے کل 188 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔

مسجد بیت العلیم (Würzburg) کا افتتاح

ڈرزبرگ (Würzburg) جرمنی کے سب سے بڑے صوبہ BAYERN اور جماعتی تنظیم کے اعتبار سے Mainfranken ریجن کا ایک مشہور شہر ہے، یہاں جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سو مساجد منصوبہ کے تحت امسال مسجد تعمیر کرنے کی توفیق بخشی، الحمد للہ۔ آج سہ پہر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں تشریف لا کر اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔

سوا لاکھ آبادی پر مشتمل Würzburg شہر کلیساؤں کے لئے مشہور ہونے کے علاوہ ایک علمی شہر بھی ہے کہ اس کے 13 شہری نوبل انعام یافتہ ہیں۔ جماعت کے لئے اس شہر کی خاص تاریخی اہمیت یہ ہے کہ اسی علاقہ سے ایک جرمن خاتون نے 1907ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک خط لکھا تھا، جس کا اردو ترجمہ ہفت روزہ بدر کے شمارہ 14 رمارچ 1907ء میں شائع ہوا تھا۔ اس میں اس خاتون نے بڑی سعادت کے ساتھ حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں تحریر کیا تھا کہ اس علاقہ میں اگر کوئی خدمت وہ کر سکیں تو اس کے لئے ارشاد فرمائیں۔

یہاں حضور اقدس مع افرادِ قافلہ ساڑھے پانچ بجے ورود فرما ہوئے۔ حضور کا استقبال کرنے کی سعادت ریجنل امیر مکرم احسان الحق صاحب اور مقامی صدر جماعت مکرم مبارک احمد خان صاحب کو ملی جبکہ دو بچوں نے علی الترتیب حضور اقدس اور حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں پھول پیش کئے اور سینکڑوں مرد وزن اور بچوں نے استقبالیہ نعرے لگا کر اور نظمیں گا کر حضور سے اپنی والہانہ محبت کا اظہار کیا۔ بچوں کے ہاتھوں میں لوائے احمدیت اور جرمنی کے جھنڈوں والی خوبصورت جھنڈیاں تھیں جو بہت خوبصورت نظارہ پیش کر رہی تھیں۔

حضور اقدس مسجد کے احاطہ میں تشریف لائے تو سب سے پہلے اس تختی کی نقاب کشائی فرمائی جس پر مسجد کے افتتاح کی اس تقریب کے حوالہ سے تاریخی عبارت درج ہے۔ اس کے بعد حضور اقدس نے مسجد کے چاروں طرف تشریف لے جا کر جائزہ لیا اور اس کے بارہ میں تفصیلات دریافت کیں۔ حضور کو مقامی عہدیداران نے بتایا کہ اس مسجد کی زمین کا کل رقبہ 2700 مربع میٹر ہے اور مسقف حصہ (400 مربع میٹر میں) مجموعی طور پر 360 نمازی سما سکتے ہیں۔ شعبہ سو مساجد کے انچارج و نائب امیر جماعت جرمنی مکرم سعید گیسلر صاحب اور ان کے ساتھی مکرم شکیل احمد صاحب نے حضور انور کے دریافت فرمودہ امور سے متعلق تفصیلات بتائیں۔ انہوں نے حضور انور کو بتایا کہ اس مسجد میں پہلی مرتبہ شمسی توانائی سے چلنے والا پانی گرم کرنے کا نظام لگایا گیا ہے۔ جس کے متعلق توقع ہے کہ ہماری ضروریات کے لئے کافی ہوگا۔ حضور انور نے مسجد کے مینار کے بارے میں بڑی دلچسپی سے پوچھا کہ وہ کہاں ہے۔ حضور انور کو بتلایا گیا کہ سامنے کی طرف ہے چنانچہ حضور نے مسجد کے سامنے تشریف لے جا کر مینار ملاحظہ فرمایا۔ اس موقع پر حضور کو بتایا گیا کہ یہ مینار آٹوبان سے دُور سے بھی نظر آجاتا ہے اور رات کے وقت اس کے اوپر والے حصہ میں روشنی کا انتظام بھی ہے۔

پھر حضور مسجد کے مسقف حصہ میں تشریف لائے جہاں سب احباب جماعت نماز کی تیاری کر کے صفوں میں بیٹھے تھے اور اذان بھی جاچکی تھی۔ چنانچہ حضور اقدس نے نمازِ ظہر و عصر پڑھائیں اور اس طرح سے اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

نمازوں کے بعد اسی جگہ ایک مختصر سی تعارفی تقریب ہوئی جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد ایوب صاحب نے کی۔ تلاوت کی جانے والی آیات کے اردو اور جرمن ترجمہ کے بعد محترم امیر صاحب جرمنی نے اختصار کے ساتھ مسجد کے بارہ میں بتایا کہ جرمنی میں یہ ساتویں مسجد ہے جس کا افتتاح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرما رہے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ یہ قطعہ زمین 2000ء میں خرید کیا گیا تھا اور مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے گزشتہ سال دسمبر میں اس پر مسجد کی تعمیر کا آغاز ہوا۔ محترم امیر صاحب نے بتایا کہ عام طور پر جرمنی میں ہمیں مساجد کی منظوری حاصل کرنے میں بہت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر اس مسجد کے حوالہ سے کوئی ایسی بات ہمیں پیش نہیں آئی۔ آپ نے مزید بتایا کہ اس مسجد میں بیشتر تعمیری کام ہمارے احباب نے وقارِ عمل کے ذریعہ کیا ہے جنہوں نے اپنے کاموں کا حرج کر کے اس کے لئے وقت دیا۔ امیر صاحب نے حضور کی خدمت میں ان کے لئے درخواست دعا کی اور ان میں سے نمایاں طور پر خدمت بجالانے احباب میں سندات تقسیم کرنے کی درخواست بھی کی۔ چنانچہ حضور انور نے از راہِ شفقت مندرجہ ذیل احباب کو سندات خوشنودی عطا فرمائیں: مکرم مبارک احمد خان صاحب، مکرم راحت اقبال صاحب، مکرم محمد ارشاد صاحب، مکرم مبین احمد بلوچ صاحب، مکرم نادر احمد صاحب، مکرم رانا عرفان احمد صاحب، مکرم محمد ظفر اللہ صاحب، مکرم سکندر خان صاحب، مکرم خواجہ وسیم احمد صاحب، مکرم ملک محمد احمد صاحب اور مکرم محمد اعجاز صاحب۔

تقسیم سندات کے بعد حضور اقدس منبر پر تشریف لائے اور تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد ساتھ ایک مختصر سا خطاب فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں نصیحت فرمائی ہے کہ کھاؤ اور پیو مگر اسراف مت کرو۔ اس کا مساجد کے ساتھ بھی تعلق ہے اور وہ یہ کہ آپ جو یہاں آئے ہیں، یہاں آکر دنیاداری میں نہ پڑ جائیں بلکہ ہمارا بڑا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہونا چاہئے، مساجد کو آباد کرنا ہمارے پیش نظر رہنا چاہئے۔ اس لئے جو لوگ اس علاقہ میں رہتے ہیں ان کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس مسجد کو آباد رکھیں۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ ڈیڑھ سو کے قریب احباب یہاں قرب وجوار میں رہتے ہیں، اس لئے صرف پانچ دس افراد نمازوں کے لئے نہیں آنے چاہئیں۔ حضور نے احباب پر واضح فرمایا کہ اب آپ نے اس علاقہ کے لوگوں کو یہ بتانا بھی ہے کہ جو ہم کہتے ہیں کرتے بھی ہیں یعنی اگر ہم خدا کی عبادت کرنے کے لئے مساجد بناتے ہیں تو ان میں پانچ وقت آکر عبادت کرتے بھی ہیں۔ اس لئے اپنے کاموں کا حرج کر کے بھی یہاں آتے رہیں اور خدا کی عبادت کو قائم کریں اور اردگرد کے لوگوں کے لئے روشنی کے سامان کریں۔

حضور نے فرمایا کہ اس علاقہ میں یہ پہلا مینار ہے جس میں روشنی کا بھی انتظام ہے۔ اگر تو یہ دکھاوے کے لئے ہے تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں اور اگر یہ بطور Symbol ہے تو پھر اس کا فائدہ ہے کہ اس کی روشنی پھیلے گی اور لوگوں کے لئے فائدہ کا باعث ہوگی۔ اس لئے جب بھی مسجد آئیں۔ ہر دفعہ مینار کو دیکھ کر سوچیں کہ ہم نے اسلام اور احمدیت کا پیغام دور دور تک پہنچانا ہے۔ اور محض 180 کی تعداد پر ہی نہیں بیٹھے رہنا بلکہ یہاں کے لوگوں کو بھی اس پیغام سے روشناس کرانا ہے اور اپنے عمل سے اپنے نمونے سے بتانا ہے کہ یہ اسلام ہے جس سے نجات کی راہیں کھلتی ہیں اور اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ پس آپ نے اس علاقہ میں اسلام اور احمدیت کے سفیر بن کر پیغام پہنچانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مساجد بنیں گی تو لوگوں کی اسلام کی طرف جلدی توجہ ہوگی۔ اس لئے مسجد تو بن گئی اب اپنے عمل سے ثابت کرو کہ احمدی ہونے کے بعد واقعی آپ میں نیک تبدیلیاں آئی ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم سب کو اس کی توفیق ملے، آمین۔

حضور پرنور کے اس خطاب کے بعد امیر صاحب جرمنی نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ اس وقت چند زیر تبلیغ دوست حضور کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ اگرچہ یہ اچانک پروگرام تھا مگر حضور نے اسے منظور فرمالیا اور چند لمحوں میں بیعت شروع ہوگئی جس میں وہاں موجود بھی احباب بھی شامل ہوگئے۔ حضور اقدس نے اردو زبان میں بیعت لی جب کہ مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ جرمنی اس کا جرمن زبان میں ترجمہ ساتھ ساتھ دہراتے چلے گئے۔ اس موقع پر تین مردوں اور تین خواتین نے بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بیعت کے بعد دعا ہوئی جس کے بعد کچھ دیر تک حضور اقدس یہیں تشریف فرما رہے اور ان تینوں سے باری باری ان کے بارے میں دریافت فرماتے رہے۔ حضور نے ان سے بطور خاص دریافت فرمایا کہ آپ کو بیعت کے الفاظ اور ان کا مفہوم سمجھ آیا ہے؟ حضور جن صاحب سے گفتگو فرما رہے ہوتے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے رکھتے۔ اس طرح ان احباب کو غیر معمولی برکت نصیب ہوئی، اللہ کرے کہ انہیں استقامت عطا ہو اور احمدی ہونے کے بعد وہ پاک اور نیک تبدیلی ان میں آئے جس کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی تھی، آمین۔

تقریب بیعت کے بعد حضور اقدس خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے اور خواتین کو سلام کہا نیز بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔ پھر مسجد کے احاطہ میں یادگار کے طور پر ایک پودا لگایا اور اس کے بعد مسجد کے اُس رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے جہاں حضور اور افرادِ خانہ کے لئے چائے کا انتظام کیا گیا تھا۔ دیگر افرادِ قافلہ اور مہمانوں کے لئے مقامی جماعت نے مسجد کے احاطہ میں چائے کا انتظام کر رکھا تھا۔

حضور اقدس سات بج کر بیس منٹ پر باہر تشریف لائے اور یہاں سے روانگی سے قبل مقامی مجلس عاملہ اور احباب جماعت کے ساتھ تصاویر بنوائیں اور ٹھیک ساڑھے سات بجے بیت الجامع آفن باخ کے سنگ بنیاد کی تقریب کے لئے روانہ ہوگئے۔

بیت الجامع آفن باخ کے سنگ بنیاد کی تقریب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجلس انصار اللہ جرمنی کے چندے سے تعمیر کی جانے والی مسجد بیت الجامع کے سنگ بنیاد کی تقریب کے لئے مع افرادِ قافلہ رات آٹھ بج کر چونتیس منٹ پر Boschweg, Offenbach پر واقع جماعت کے خرید کردہ قطعہ زمین پر رونق افروز ہوئے۔ حضور انور کا استقبال صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی محترم ماسٹر مقصود احمد صاحب اور ریجنل امیر آفن باخ مکرم میاں محمود احمد صاحب نے کیا۔ اس موقع پر حضور نے دریافت فرمایا کہ مقامی صدر جماعت کہاں ہیں۔ چنانچہ وہ فوراً حضور کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔

سنگ بنیاد رکھے جانے سے قبل یہاں لگائے گئے خیموں میں ایک مختصری تعارفی تقریب ہوئی، جس کے آغاز میں محترم ہدایت اللہ شاد صاحب نے سورہ بقرہ کی وہ آیات تلاوت کیں جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ان دعاؤں کا ذکر ہے جو آپ نے خانہ کعبہ کی تعمیر نو کے وقت کی تھیں۔ اردو و جرمن ترجمہ کے بعد محترم امیر صاحب جرمنی نے اس مسجد کے بارہ میں بعض اعداد وشمار بتائے جن کے مطابق قطعہ زمین 1700 مربع میٹر پر مشتمل ہے اور اس پر 570 مربع میٹر رقبہ کی تعمیر کرنے کا منصوبہ ہے۔ جس میں قریباً 500 افراد کے لئے نماز پڑھنے کی گنجائش ہوگی۔ اس کا مینار 17 میٹر بلند ہوگا اور اس میں زیر زمین ایک گیراج بنایا جائے گا جس میں 36 کاروں کے پارک کئے جانے کا انتظام ہوگا۔ اس مسجد کا نقشہ ہماری ایک خاتون طالبہ علم محترمہ مبشرہ مجوکہ صاحبہ نے تیار کیا ہے۔ محترم امیر صاحب نے بتایا کہ اس مسجد کی تعمیر کا زیادہ تر کام ٹھیکہ پر ہوگا۔

اس کے بعد حضور انور سنگ بنیاد رکھے جانے کی جگہ پر تشریف لے گئے اور دعا کے ساتھ پہلی اینٹ نصب فرمائی۔ پھر حسب پروگرام حضور انور کے ارشاد پر حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے اینٹ رکھی اور آپ کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے باری باری اینٹیں رکھنے کی سعادت حاصل کی:

مکرمہ صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان، مکرم صاحبزادی بی بی امتہ المتین صاحبہ۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب، وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ۔ مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ۔ مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب، مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ۔ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب، ایڈیشنل وکیل المال لندن۔ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان۔ مکرم مجیب الرحمان صاحب، ایڈووکیٹ پاکستان۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب، پرائیویٹ سیکرٹری۔ مکرم احمد حسین صاحب، درویشان قادیان کا نمائندہ۔ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، امیر جماعت احمدیہ جرمنی۔ مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جماعت احمدیہ جرمنی۔ مکرم سعید گیسلر صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ جرمنی و انچارج شعبہ ۱۰۰ مساجد۔ مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب، صدر مجلس انصار اللہ جرمنی۔ مکرم صادق محمد طاہر صاحب، نائب صدر صف دوئم مجلس انصار اللہ جرمنی۔ مکرم افتخار ا۔م۔ صاحب، نائب صدر دوئم مجلس انصار اللہ جرمنی۔ مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب۔ مکرم مظفر احمد صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی۔ مکرمہ صاحبزادی بی بی امتہ القدوس صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان۔ مکرمہ زینت حمید صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی۔ مکرمہ منیرہ باجوہ صاحبہ، بیوہ عبید اللہ باجوہ صاحب سابق نائب صدر اوّل مجلس انصار اللہ جرمنی۔ مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب، ریجنل مبلغ۔ مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب، سابق صدر انصار اللہ جرمنی۔ مکرم داؤد احمد کاہلوں صاحب، سابق صدر انصار اللہ جرمنی۔ مکرم میاں محمود احمد صاحب، ریجنل امیر آفن باخ۔ مکرم ارشاد احمد وڑائچ صاحب، ناظم علاقہ مجلس انصار اللہ آفن باخ۔ مکرم آصف محمود صاحب، صدر جماعت آفن باخ مٹے۔ مکرم راجہ احتشام الحق صاحب، قائمقام زعیم مجلس انصار اللہ جماعت آفن باخ۔ مکرم چوہدری محمد افضل صاحب، زعیم مجلس انصار اللہ جماعت آفن باخ مٹے۔ مکرم قیصر سرفراز صاحب، قائد مجلس خدام الاحمدیہ آفن باخ مٹے۔ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ جماعت آفن باخ مٹے۔ مکرم مصطفیٰ محمد احمد صاحب، نومبائع۔ عزیزم بلال احمد صاحب، بچہ وقفِ نو جماعت آفن باخ مٹے۔

اینٹیں رکھے جانے کے بعد حضور پُر نور نے اجتماعی دعا کروائی اور اس کے فوراً بعد یہاں سے قریباً نو بجے روانہ ہو کر واپس بیت السبوح تشریف لے گئے جہاں پہنچنے کے چند منٹ بعد ساڑھے نو بجے حضور اقدس نے نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔ اس طرح سے حضور انور کے دورہ جرمنی کا یہ دوسرا روز بے پناہ مصروفیت میں گزرا، الحمد للہ۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

احکام الصیام، روزہ کی فضیلت، فیوض وبرکات

بشارت احمد بشیر فاضل پونچھ (کشمیر) سابق مبلغ سلسلہ

روزہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

روزہ دار کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ فرمایا ''روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ ہمیشہ روزہ دار کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اُسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو فرمایا۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی وسیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کیلئے روزے رکھتے ہیں۔ اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے اُنہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔ (ملفوظات جلد 6 صفحہ ۱۲۳)

روزہ کیا ہے

روزہ اسلامی عبادات کا تیسرا رکن ہے۔ عربی زبان میں ''روزہ'' صوم کو کہتے ہیں جس کے معنے رکنے اور چپ رہنے کے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اور احادیث نبویہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کے معنے ومفہوم کو ایک دوسرے لفظ سے بھی ادا کیا ہے وہ لفظ ہے ''صبر'' جو قرآن مجید کے محاورہ کے مطابق مندرجہ ذیل معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ ضبط نفس، ثابت قدمی، استقلال، قناعت، رحب الصدر اطاعت، عفو اور قوت برداشت۔ ان معنوں سے ظاہر ہے کہ روزہ درحقیقت نفسانی جذبات اور بہیمانہ خواہشوں سے اپنے آپ کو روکنے اور حرص و ہوا اور فتنہ و فساد کے موقعوں پر ثابت قدم رہنے، غضب اور اشتعال کے وقت قوتِ برداشت حوصلہ اور عفو و درگذر سے کام لینے اور ہر قسم کی تکلیف اٹھا کر اپنے فرضِ منصبی کو ادا کرنے اور خدا تعالیٰ کی عبادت میں مواظبت اور استقلال دکھانے کی مشق وٹریننگ کرانے کیلئے ہے لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ عام طور پر چونکہ انسانی حرص و ہوا اور نفسانی خواہشوں اور اعتراض کے مظاہر کی تین چیزیں ہوتی ہیں جن کی افراط و خواہش مزید طلبی کی بدولت انسان ہر قسم کے جرائم اور گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے۔ یعنی کھانا پینا اور جنسی تعلقات اس لئے شریعت کی اصطلاح میں روزہ مکلف کی صبح صادق کے ظہور سے لیکر غروب آفتاب تک قصداً کھانے پینے اور مجامعت سے مجتنب رہنے کو کہتے ہیں۔

روزہ کی حقیقت

روزہ کی حقیقت صرف اسی قدر نہیں کہ اوپر کی تین چیزوں سے اجتناب کیا جائے اور ان ظاہری خواہشات سے نفس کو باز رکھا جائے بلکہ ان خواہشوں کے علاوہ باطنی برائیوں سے دل وزبان کا محفوظ رکھنا بھی روزہ کی حقیقت میں داخل ہے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لیس الصیام من طعام والشرب وحدہ ولکن من الکذب والباطل واللغو والحلف کہ روزہ صرف اس بات کا نام نہیں کہ آدمی کھانا پینا چھوڑ دے۔ بلکہ اس کے ساتھ جھوٹ فریب دھوکا بدظنی اور خلاف امور اور لغو کاموں اور جھوٹی قسموں سے باز رہنا بھی روزہ کے احکام میں ضروری ہے۔ نیز آپ ایک دوسری حدیث میں فرماتے ہیں:۔

من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس لِلّٰہِ حاجۃٌفِی اَنْ یَّدَعَ طعامہ وشرابہٗ (بخاری)

کہ جو شخص جھوٹ بولتا ہے اور اُس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی پرواہ نہیں پس اس سے معلوم ہوا کہ روزہ ظاہری بھوک و پیاس کا نام نہیں بلکہ درحقیقت دل وروح کی بھوک اور پیاس کا نام ہے اگر روزہ سے انسان کے اقوال اور اخلاق وعادات میں کوئی نمایاں تبدیلی اور اُسکی اصلاح نہ ہو۔ تو پھر یہ کہنا بجا ہوگا کہ گویا روزہ رکھا ہی نہیں گیا۔

روزہ کی غرض تقویٰ ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں صِبْغَۃَ اللّٰہ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً کہ خدا کا رنگ اختیار کرو اور اللہ سے زیادہ بہتر اور کون سا رنگ ہوسکتا ہے۔ خدا تعالیٰ حوائج بشری سے مبرہ ومنزہ ہے وہ کھانے پینے سے بے نیاز ہے۔ ایک انسان روزہ کی عبادت کما حقہ بجالا کر ایک وقت مقررہ تک خواہشات نفسانی اور حوائج بشری سے دور رہ کر گویا وہ خدا کے رنگ میں رنگین ہوگیا۔ جب وہ اس مقام پر پہنچا تو پھر اُس کے اندر تقویٰ خشیت اللہ پیدا ہوتی ہے جو روزہ کی اصل غرض ہے۔

قرآن مجید میں روزہ کے تعلق سے ارشاد ہے۔

یایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ فرمایا اے مسلمانو تم پر روزہ اُسی طرح فرض ہوا ہے جس طرح تم سے پہلی قوموں پر فرض کیا گیا۔ تا کہ تم کو تقویٰ حاصل ہو۔ پس روزہ کی اصل غرض تقویٰ ہے اور تقویٰ دل کی اُس کیفیت کو کہتے ہیں جس کے پیدا ہونے کے بعد دل کو گناہوں سے نفرت اور نیکی کی رغبت پیدا ہو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ کو نیکی کی جڑھ قرار دیا ہے فرمایا:

ہر اک نیکی کی جڑھ یہ اتقاء ہے
اگر یہ جڑھ رہی سب کچھ رہا ہے

اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے رمضان المبارک کا سارا مہینہ عبادتوں، نیکیوں کیلئے مخصوص کر دیا ہے۔ اور انسان کو مادی کثافتوں اور آلائشوں سے پاک کرنے کیلئے اکل وشرب سے ایک حد تک روک دیا جس سے اصل مقصود یہ ہے کہ انسان رفتہ رفتہ اپنی ضرورتوں کا دائرہ کم کردے یہاں تک کہ قوت وغذا اور تعلقات جنسی سے کہ جو انسان کی حقیقی ضرورتیں ہیں۔ جن سے قطعی طور پر مجتنب رہنا انسان کیلئے ممکن نہیں اور جن پر ہر انسان کی فردی اور قومی زندگی کا انحصار ہے۔ ایک مقررہ مدت تک بے نیازی حاصل کر کے انسانی کمال یعنی تشبہ بالباری اختیار کرے اور اپنے فرض زندگی یعنی خدا تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری وعبادت کو عمدہ طور پر بجالانے جہاں خدا تعالیٰ نے روزہ کی شرط تقویٰ بیان فرمائی ہے وہاں یہ بھی فرمایا ہے

ولتکبروا اللہ علیٰ ماھدٰکم ولعلکم تشکرون۔ کہ رمضان المبارک کے متبرک ومطہر مہینہ کے روزے اس لئے بھی ضروری ہیں تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور کبریائی بیان کرو۔ کیونکہ تم کو اس نے ہدایت دی ہے۔ تا کہ تم اُس کا شکر ادا کرو۔ پس معلوم ہوا کہ تحمید وتکبیر بھی روزہ کے اغراض ومقاصد میں سے ایک ہے۔ اس لئے جس کو یہ مبارک مہینہ میسر آئے وہ اللہ کے اس عظیم احسان کو جو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ انسانوں پر کیا شکر بجالاتے ہوئے جہاں تک ممکن ہو اپنے اوقات کو خدا تعالیٰ کی عبادت و ریاضت اسکی حمد وثنا اور عظمت کے اظہار کیلئے وقف کردیں۔

روزہ احسان الٰہی ہے

بعض لوگ روزہ کو مصیبت اور چٹی سمجھتے ہیں بلکہ بعض مذاہب نے تو روزہ کا نام ہی ''دُکھ'' رکھا ہے چنانچہ تورات میں روزہ کیلئے اکثر اسی قسم کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ (سفر الاحبار 16/19 میں آتا ہے)

''اور یہ تمہارے لئے قانون دائمی ہوگا کہ ساتویں مہینہ کی دسویں تاریخ تم میں سے ہر ایک خواہ تمہارے دیس کا ہو۔ خواہ پردیسی جس کی بود وباش تم میں ہے اپنی جان کو ''دُکھ'' دے (یعنی روزہ رکھے) پھر لکھا ہے اس ساتویں مہینہ کی دسویں تاریخ مقدس جماعت ہوگی کہ تم اپنی جان کو ''دُکھ'' دو اور کچھ کام نہ کرو۔

(سفر العدد نمبر 29/7)

پھر بعض دیگر مذاہب نے روزہ سے متعلق اس قدر سختیاں پیدا کردی ہیں کہ جن کی وجہ سے روزہ انسان کیلئے زحمت بن جاتا ہے لیکن اسلام روزہ کو دکھ نہیں بناتا۔ بلکہ جہاں اُسے روزہ کا حکم دیا وہاں صاف فرمادیا یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر۔ کہ روزے کا حکم دے کر خدا تعالیٰ نے تم کو دُکھ اور تنگی میں نہیں ڈالا بلکہ اُس کے ذریعہ سے وہ تمہارے لئے فراخی اور آرام چاہتا ہے کیونکہ یہ گناہوں کو معاف کرانے اور خدا تعالیٰ کے وصال کا ذریعہ ہے۔

روزہ کی فضیلت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کل عمل ابن آدم لہ الا الصیام فانہ لی وانا اجزی بہ کہ ابن آدم کا ہر عمل اس کے اپنے فائدے کیلئے ہے۔ سوائے روزے کے وہ خالص میرے لئے ہے اور اس کا اجر میں خود ہی ہوں پس یہ امر ہمارے لئے انتہائی مسرت وشادمانی کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں روزہ جیسی عظیم نعمت عطا کی جس سے اس کی وصال کی راہ ہم پر آسان ہوگی۔ لہذا اسکو مصیبت اور چٹی نہ سمجھا جائے۔

انجیل

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو مخاطب کر کے کیا خوب کہا۔

جب تم روزہ رکھو ریاکاروں کی مانند اپنا چہرہ اداس نہ بناؤ کیونکہ وہ منہ بگاڑتے ہیں کہ لوگوں کے نزدیک روزہ دار ٹھہریں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا بدل پاچکے پر جب تم روزہ رکھو تو اپنے سر میں تیل لگاؤ۔ منہ دھوؤ تا کہ تم آدمی پر نہیں بلکہ اپنے باپ پر جو پوشیدہ ہے روزہ دار ظاہر ہو۔ اور تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھ کو آشکار بدلہ دے۔ (متی ۶/۶۔۷)

شریعت اسلامیہ میں روزہ کے دوران صاف ستھرا رہنا خشبو لگانا۔ بالوں میں تیل لگانا۔ مسواک کرنا اچھے اور صاف ستھرے کپڑے پہننا منع نہیں بلکہ سنت نبویہ ہے پس مومنوں کو چاہئے کہ روزہ کے دنوں میں اپنی ظاہری ہیئت خوبصورت رکھیں حدیث میں آتا ہے ان اللہ جمیل ویحب الجمال اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔

رمضان المبارک کی برکات وفیوض

رمضان کے لفظی معنے تپش اور حرارت کے ہیں چونکہ رمضان المبارک جس کو روحانیت کا موسم بہار کہنا چاہئے شروع ہوتے ہی ایک مومن بندہ کے دل میں طبعی جوش وحرارت پیدا ہوتی ہے اس روحانی حرارت کی مناسبت سے اس ماہ کو رمضان المبارک کہا گیا ہے۔ اس ماہ میں سماوی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے اس لئے روزہ کو اتنی ہی اہمیت حاصل ہے۔ جتنی اسلام کی دیگر عبادات کو لیکن روزہ ایک جہت سے دیگر عبادات پر جداگانہ شان رکھتا ہے۔ اور قرآن مجید نے روزہ کی شان یوں بیان فرمائی ہے۔

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن بنی نوع انسان کیلئے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری ہدایت ورشد نازل ہوئی رمضان المبارک کے پاک ومطہر ومقدس مہینہ میں اس کا نزول ہوا۔ اور پھر قرآن مجید جیسی کامل ومکمل شریعت کا اس ماہ میں نزول شروع فرمایا۔ جس تعلیم پر ایک مومن عمل پیرا ہو کر اللہ تعالیٰ کا قرب ووصال حاصل کرسکتا ہے۔ اور اس کی رضاء کی جنتوں سے حصہ پاسکتا ہے۔

حدیث میں روزہ کی اہمیت

سیدنا حضرت رسول اکرم ﷺ نے حدیث میں روزہ کی فضیلت یوں بیان فرمائی ہے۔ فرمایا

ترجمہ:: ابن آدم کی ہر نیکی کا بدلہ دس گنے سے سات سو گنے تک بڑھایا جاتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ چونکہ ایک بندہ میری خاطر اپنی خواہشات اور اپنا کھانا پینا ترک کردیتا ہے۔ اس لئے اُس کا اجر بھی میں خود بن جاتا ہوں۔ یعنی اُسے لامحدود ثواب کا حقدار ٹھہراتا ہوں) روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری خوشی اپنے رب کی ملاقات کے وقت ہوتی ہے روزہ دار کے منہ کی بو بھی خدا تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بہتر ہے روزہ انسان کیلئے (برے خیالات وافعال سے بچنے کیلئے) ڈھال بن جاتا ہے پس جسدن کوئی تم میں سے روزہ رکھے اُسے چاہئے کہ نہ تو فحش کلامی کرے اور نہ شور وغوغ

کرے اور اگر کوئی دوسرا شخص اُسے گالی دے یا اُس سے جھگڑا کرے تو یہ کہہ کر بات ختم کردے کہ میں تو روزہ میں ہوں۔

روزہ دار کی جو فضیلت وافادیت بیان ہوئی ہے وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ روزہ رکھنے سے نہ صرف افراد میں بلکہ پوری قوم اور معاشرہ میں ایک نیک اور پاک تبدیلی رونما ہوتی ہے اور احادیث میں ایک دوسرے مقام پر آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جب رمضان المبارک کا پاک مہینہ شروع ہوتا ہے شیطین کو زنجیریں ڈال دی جاتی ہیں اور جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں ہر طرف رحمت کی برسات ہوتی ہے اور ہر طرف نسیم صبا چل رہی ہوتی ہے اور ان ایام میں جو بھی دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

چل رہی ہے نسیم رحمت کی جو دُعا کیجئے قبول ہے آج

رمضان المبارک ہر قسم کے برے وساوس اور ناپسندیدہ حرکات سے بچنے کیلئے سپر بن جاتا ہے اس کے ساتھ ہی روزہ بھوک اور پیاس کے ذریعہ انسان کے اندر یہ احساس بھی جاگزیں کرتا ہے کہ وہ فقیر اور مساکین جن کی تمام عمر ہی فاقہ کشی میں گذرتی ہے آخر اُن کا کیا حال ہوگا۔ اسی طرح ان یتامیٰ اور بیوگان پر کیا گذرتی ہوگی جو نان شبینہ کے محتاج ہیں۔ روزہ کو آنحضرت صلعم نے ہر جہت سے مفید قرار دیا جو جسم انسانی اور صحت کیلئے بیحد مفید ہے۔ اور موجودہ طب بھی روزہ کی اس حکمت کو تسلیم کرچکی ہے۔

مسائل روزہ

حکمت اور افادیت بیان کرنے کے بعد احکام روزہ پر کسی قدر روشنی ڈالی جاتی ہے تا احباب کرام اور معزز قارئین اس مقدس ومطہر مہینہ سے کما حقہ مستفید ہوسکیں رمضان المبارک کے روزہ کیلئے رویت ہلال بہت ضروری ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے صوموا لرویته وافطروا لرویته فان غم علیکم فاکملوا عدة شعبان ثلاثین۔ یعنی رمضان المبارک چاند دیکھ کر شروع کیا کرو اور ماہ شوال کا چاند دیکھ کر عید الفطر مناؤ۔ ہاں اگر بادل کی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو ماہ شعبان کے تیس دن پورے کرلو۔ اور اُس کے بعد رمضان کے روزے شروع کردو۔

چاند دیکھنے کی دُعا

جب چاند نظر آئے تو اُس وقت مسنون طریق یہ ہے کہ یہ دُعا کرے اللھم اھله علینا بالا من والا یمان والسلامة والاسلام ربی وربک الله ھلال رشد خیر۔ یعنی اے اللہ ہم پر اس چاند کو امن وایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ چڑھا۔ اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔ اے خدا یہ ہلال ہمارے لئے رشد اور خیر کا موجب ہو۔ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... روزہ رکھنے کیلئے سحری کے وقت اُٹھ کر کھانا کھانا جسمانی اور روحانی اعتبار سے ہمہ قسم کی برکات وفیوض کا حامل ہوتا ہے۔ فرمایا تسحروا فان فی السحور برکة یعنی سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کے کھانے میں برکت ہے۔

رمضان میں تلاوت قرآن کریم

سرور کائنات حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں من قرأ القرآن وعمل بما فیه البس لباس الجنة جو شخص رمضان المبارک کے مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اور پھر اس پر عمل بھی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا لباس پہناتا ہے۔

☆۔ روزہ کی حالت میں سہواً یا بھول کر کوئی چیز کھالینا روزہ میں خلل انداز نہیں ہوتا۔ حضور فرماتے ہیں من نسی وھو صائم فاکل وشرب فلیتم صومه فانما اطعمه الله وسقاه یعنی جس نے روزہ کی حالت میں سہواً کچھ کھایا یا پی لیا (وہ روزہ دار ہی ہے) وہ اپنے روزہ کو پورا کرے کیونکہ خدا نے اُسکو کھلایا اور پلایا ہے۔

قے ہوجانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

ازخود قے ہوجانے یا شدت گرمی کے باعث سر پر پانی ڈالنے مسواک وغیرہ کرنے یا اشد مجبوری کی حالت میں آنکھوں میں دوائی ڈالنا یا سرمہ لگانے سے روزہ برقرار رہتا ہے۔ عمداً قے کرنے اور انجکشن لگوانے انیما کروانے اور عمداً کوئی چیز کھالینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جس کیلئے روزہ کی قضاء کے علاوہ کفارہ بھی واجب ہے۔ کفارہ کی صورت میں ۱۰ روزے رکھنا یا مسکینوں کو کھانا کھلانا ضروری ہے۔

حاملہ عورت کا روزہ

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان الله وضع عن الحامل والمرضع الصوم۔ یعنی حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کیلئے اللہ تعالیٰ نے روزہ مطلقاً معاف کردیا ہے۔ مسافر اور حائضہ عورت کیلئے سفر، مرض اور ماہواری کے مخصوص ایام کے گذر جانے کے بعد رمضان کے روزوں کی قضاء ضروری۔

افطاری میں جلدی

آفتاب غروب ہونے کے ساتھ روزہ افطار کرنا مسنون ہے کیونکہ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں لا یزال الناس بخیر ما عجلو الفطر فرمایا لوگ تب تک ہمیشہ خیر وبرکت میں رہیں گے جب تک روزے کے افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔

افطاری کی دُعا

کھجور پانی سے روزہ افطار کرنا سنت ہے۔ اسی طرح افطار کے بعد یہ دُعا کرنا بھی مسنون ہے۔ اللھم لک صمت وعلیٰ رزقک افطرت یعنی اے خدا میں نے تیرے ہی نام سے روزہ رکھا اور تیرے ہی عطا کردہ رزق سے افطار کرتا ہوں۔

روزہ افطار

حدیث میں آتا ہے کہ جس طرح روزہ افطار کرنا باعث برکت ہے اسی طرح روزہ دار کا روزہ افطار کروانا بھی خیر وبرکت کا باعث ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ من فطر صائماً فله مثل اجره یعنی جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کروایا اُس کیلئے بھی روزہ دار کے برابر اجر ہے۔ حضرت ابوھریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا:

تم میں سے کوئی بھی رمضان شروع ہونے سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے سوائے اُس شخص کے کہ جس کی عادت اُس دن روزہ رکھنے کی ہو۔ ایسا شخص اُس دن روزہ رکھ سکتا ہے اسی طرح رمضان کے اختتام کے بعد عید الفطر کے دن روزہ رکھنے سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیداً منع فرمایا۔

سفر میں روزہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے فمن کان منکم مریضا اوعلی سفر فعدةٌ من ایام اخر۔ کہ جو تم میں رمضان کے مہینہ میں مریض ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے ایام میں روزہ رکھے۔ اور اُن دنوں میں روزہ نہ رکھے۔ سفر میں خواد تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو یا نہ ہو روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔ چونکہ اصل نیکی خدا تعالیٰ کے حکم کو ماننا ہے۔

پھر فرمایا لیس من البر الصوم فی السفر (متفق علیہ)

یعنی سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے لوگوں کا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا اولٰئک العصاة اولٰئک العصاة (مسلم) کہ ایسے لوگ سخت نافرمان ہیں جو سفر میں روزہ رکھتے ہیں پس سفر میں روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔

سفر کی حد

سفر کی اقل حد سات کوس بتائی جاتی ہے مگر یہ ضروری نہیں اس کے متعلق کوئی خاص حد مسافت نہیں قائم کی جاسکتی۔ یہ بات لوگوں کے دستور پر موقوف ہے ایک روایت میں آتا ہے السفر سفر ولو کان میل کہ سفر سفر ہی ہے خواہ وہ ایک میل ہی کیوں نہ ہو نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

السفر قطعة من النار سفر دوزخ کا ایک ٹکڑا ہے۔

آخری متبرک پُر فیض عشرہ

اللہ تعالیٰ خصوصی طور پر اپنے بندوں کی دُعاؤں کو بہت زیادہ قبول فرماتا ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جس طرح رمضان المبارک کا مہینہ باقی مہینوں پر فضیلت رکھتا ہے اُن سے افضل ہے اسی طرح ایک رات آخری عشرہ میں ایسی ہے کہ وہ سال کی باقی راتوں پر فضیلت رکھتی ہے اور رمضان المبارک کی متبرک راتوں پر امتیازی شان رکھتی ہے۔ اور وہ ہے "لیلة القدر" اس رات کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انا انزلنه فی لیلة القدر کہ لیلة القدر وہ مبارک رات ہے جس میں قرآن کریم کا نزول شروع ہوا نیز فرمایا لیلة القدر خیر الف شھر اس ایک رات کو پالینا اور اس میں عبادت کرنا اور دعا کرنا اور صحیح رنگ میں اس سے فائدہ اٹھانا گویا ایک صدی کی زندگی اور اس میں عبادت کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ تنزل الملٰئکة والروح فیھا۔ اُس رات میں ملائکہ کا نزول ہوتا ہے۔ اور انسانوں کی دُعاؤں کو قبولیت کا درجہ بخشا جاتا ہے اور دُعا کرنے والوں کے دامن کو گوہر مقصود سے بھر دیا جاتا ہے گویا یہ رات روزہ داروں کے جذبات محبت کی حقیقی جواب اور روحانی پروانوں کے وصال کی رات ہوتی۔

ابن ماجہ میں آتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا تمہارے لئے رمضان المبارک کا مہینہ آیا ہے اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس رات سے محروم رہا ساری نیکیوں سے محروم رہا۔ ایک اور مقام پر آنحضرت صلعم نے فرمایا شب قدر رمضان المبارک کے تیسرے دہاکے کی طاق راتوں میں تلاش کرو اکیسویں۔ تیئیسویں۔ پچیسویں اور ستائیسویں اور انیسویں رات میں۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کان النبی صلی الله علیه وسلم اذ دخل العشر شد منزره واحی لیله وایقظ اھله (بخاری شریف)

یعنی آنحضرت صلعم آخری عشرہ شروع ہوتے ہی خاص طور پر کمر کس لیتے تھے۔ یعنی نفلی نمازوں اور ذکر الٰہی پر زور دیا کرتے تھے راتوں کو زیادہ جاگتے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی نماز کیلئے بیدار کیا کرتے تھے اسی طرح آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو شخص لیلة القدر کو ایمانداری اور سچی نیت کیساتھ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کیلئے کھڑا ہوکر عبادت اور دعا میں گذارتا ہے اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں گویا یہ رات دُعاوں کی قبولیت اور گناہوں کی معافی اور اللہ جلشانہ کی رضا کے حصول کیلئے مخصوص ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلعم سے فرمایا اگر میں اس رات کو پاؤں تو کیا دُعا کروں حضور نے فرمایا یہ دُعا کرو۔

اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی

یعنی اے اللہ یقیناً تو گناہوں کو بہت بخشنے والا ہے اور تو معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس مجھے بھی معاف فرما اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رمضان المبارک کے بیان میں فرمایا اذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوة الداع اذا دعان کہ ان دنوں میں جب میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو تو انہیں کہہ دے فانی قریب کہ میں اُن کے قریب ہوجاتا ہوں اور جب وہ مجھ سے دُعا مانگتے ہیں اور مجھے پکارتے ہیں تو میں پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں اور جواب دیتا ہوں پس مبارک ہیں وہ لوگ جو ان پاک ومقدس ایام میں اپنے رب کا قرب حاصل کریں اور فائدہ اُٹھائیں۔ اور اُس سے دُعا مانگیں اور اپنی جھولیوں کو ان ثمرات طیبہ سے بھر لیں۔

پس اللہ تعالیٰ اس رمضان المبارک میں کما حقہ عبادات بجالانے اور اپنے رب کا قرب اور وصال حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دنیائے احمدیت پر اپنے فضلوں رحمتوں اور برکتوں کی چادر پھیلائے اور احمدیت کا نور اکناف عالم میں پھیل کر تمام دنیا کو بقعۂ نور بنادے۔

اخبار بدر

خود بھی پڑھئے اور اپنے دوستوں کو بھی مطالعہ کے لئے دیجئے یہ بھی تبلیغ کا ایک بہترین ذریعہ ہے (مینجر بدر)

روزوں کی حقیقت اہمیت اور فوائد

سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ اٹارسی (ایم پی)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ایم اے فرماتے ہیں:۔

''نماز سے اُتر کر اسلامی عبادات کا دوسرا بڑا رکن روزہ ہے دراصل اسلام نے مختلف قسم کی عبادات مختلف قسم کے تزکیہ نفس کو مدنظر رکھ کر شروع کی ہیں۔ یعنی اگر نماز ایک رنگ میں انسان کی آلائشوں اور کمزوریوں کو دور کرتی ہے اور اُسے خدا کا مقرب بننے کے قابل بناتی ہے تو روزے کسی دوسرے رنگ میں یہ کام سرانجام دیتے ہیں اور زکوٰۃ ایک تیسرے میدان کیلئے مقرر ہے اور حج کا ان تینوں کے علاوہ ایک چوتھا مقصد ہے اور اس طرح مختلف عبادتیں مختلف مقاصد کو پورا کرتی ہیں اور مختلف جہات سے انسان کی اصلاح اور ترقی کے کام میں ممد ہوتی ہیں اور اگر غور کیا جاوے تو یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس ترتیب سے اسلامی عبادات کے مختلف ارکان شروع ہوتے ہیں وہی اُن کی اہمیت کی ترتیب بھی ہے یعنی سب سے زیادہ اہم اور سب سے زیادہ وسیع طور پر انسانی اخلاق اور روحانیت پر اثر ڈالنے والی عبادت وہ ہے جو سب سے پہلے قائم کی گئی اور اس کے بعد اس سے کم درجہ کی قائم کی گئی اور اس کے بعد اس سے کم کی وعلیٰ ھذا القیاس اور جو لوگ عبادت کو محض ایک رسم کے طور پر ادا نہیں کرتے اور ان کے اثر کو اپنے نفوس میں مطالعہ کرنے کے عادی ہیں وہ یہ بات آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ عبادات میں اوّل نمبر نماز کا ہے اور پھر اس سے اتر کر روزہ کا اور پھر دوسری عبادات کا بہرحال اس وقت تک صرف نماز شروع ہوتی تھی اور اب ہجرت کے دوسرے سال رمضان کی آمد پر روزوں کا بھی آغاز ہوا۔ یعنی یہ حکم نازل ہوا کہ رمضان کے مہینہ میں تمام بالغ مسلمان مرد عورت باستثناء بیماروں اور ناتوانوں کے اور باستثناء مسافروں کے صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک ہر قسم کے کھانے پینے سے پرہیز کریں اور ان اوقات میں خاوند بیوی کے مخصوص تعلقات سے بھی پرہیز کیا جاوے اور روزوں کے ایام کو خصوصیت کے ساتھ ذکر الٰہی اور قرآن خوانی اور صدقہ وخیرات میں گزرا جاوے اور روزوں کی راتوں میں مخصوص طور پر نماز تہجد کا التزام کیا جاوے وغیرہ ذالک چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھا ہے کہ آپ کا رمضان گویا ایک مجسم عبادت کا رنگ رکھتا تھا اور گو یوں تو آپ کی ساری زندگی ہی عبادت تھی مگر روزوں میں آپ خصوصیت سے بیشتر حصہ وقت کا نوافل اور ذکر الٰہی میں گزارتے تھے اور راتوں کو کثرت کے ساتھ جاگتے تھے اور رمضان میں آپؐ اتنا صدقہ وخیرات کرتے تھے کہ صحابہؓ نے اس کو تیز ہوا کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو کسی روک کو خیال میں نہ لائے نیز روزہ کی روح کو زندہ رکھنے کیلئے آپ ہمیشہ صحابہؓ کو یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ یہ نہ سمجھو کہ بس کھانا پینا چھوڑنے کی رسم ادا کر کے تم خدا کے نزدیک روزہ دار شمار ہو جاؤ گے بلکہ تمہیں روزہ کی اصل روح کو ملحوظ رکھنا چاہئے تا کہ اس سے تمہارے اندر طہارت نفس اور ضبط خواہشات اور مادہ قربانی اور غرباء کی امداد کا احساس پیدا ہو اور فرماتے تھے کہ وہ شخص بہت بدقسمت ہے جس کو کوئی رمضان میسر آئے اور پھر اس کے گزشتہ گناہ معاف نہ ہوں۔ آپ نوافل کے طور پر بھی روزہ کی تحریک فرمایا کرتے تھے مگر آپ کی یہ سنت تھی کہ آپ ہر بات میں میانہ روی کا حکم دیتے تھے چنانچہ آپ اس بات سے منع فرماتے تھے کہ کوئی شخص مسلسل روزے ہی رکھتا چلا جاوے اور فرماتے تھے کہ انسان پر خدا نے اس کے نفس کا بھی حق رکھا ہے اور ہمسایوں کا بھی حق رکھا ہے اور اسی طرح دوسرے حقوق ہیں اور ان میں سے ہر حق کو خدا کی شریعت اور منشا کے ماتحت ادا کرنا عبادت میں داخل ہے۔ پس ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ کوئی شخص ایک خاص عبادت پر روز دیکر دوسرے حقوق کو نظر انداز کر دے۔ غرض اس طرح اس سال رمضان کے روزے فرض ہو گئے اور اسلامی عبادات میں دوسرے رکن کا اضافہ ہوا لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ جس طرح پنجگانہ نماز فرض ہونے سے قبل بھی آنحضرتؐ اپنے رنگ میں نفلی نماز پڑھا کرتے تھے اور صحابہؓ کو بھی اس کی تلقین فرماتے تھے۔ اسی طرح رمضان کے روزے فرض کیے جانے سے پہلے آپ نفلی روزے بھی رکھتے تھے مگر وہ اس طرح باقاعدہ اور معین اور موقت صورت میں مشروع نہیں ہوئے تھے چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ رمضان کے روزے فرض ہونے سے قبل آپؐ یوم عاشورہ یعنی محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھا کرتے تھے اور صحابہ کو بھی اس کی تحریک فرماتے تھے''۔

(بحوالہ سیرت خاتم النبیین صفحہ ۳۳۶ تا صفحہ ۳۳۷ مطبوعہ قادیان)

بسا اوقات روزوں کی حقیقت سے نا آشنا حضرات یہ خیال کرتے ہیں کہ روزہ صرف بھوکا پیاسا رہنے کا نام ہے حالانکہ اس سے روح کی صفائی مقصود ہے۔ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ جسم اور رُوح کا آپس میں تعلق ہے اور جسم رُوح کو ظاہری لذات کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ محض دنیاوی لذات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں وہ روحانی ترقی سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ دماغی اور روحانی اُمور کی طرف زیادہ توجہ کرتے ہیں وہ جسم کا کچھ زیادہ خیال نہیں کرتے اور عموماً لباس اور خوراک کی طرف زیادہ توجہ نہیں کرتے اس سے پتہ لگتا ہے کہ جب تک روح جسم کی ان قیود سے آزاد نہ ہو جائے اس وقت تک روحانی فضاء میں پرواز نہیں کر سکتی۔

اگر ہم رہنمایان دین اور بانیان مذاہب کی زندگیوں کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ان لوگوں نے اپنی زندگی کے بعض حصوں میں ضرور روزے رکھے اور اپنے پیروکار پر بھی روزے فرض قرار دیئے۔ پس اس جہت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ روزہ روحانی ارتقاء کیلئے ضروری ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ روزہ صرف بھوکا اور پیاسا رہنے کا نام نہیں بلکہ اس کی ایک روحانی اہمیت ہے خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم کہ تم کو روزے رکھنے کا حکم دیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں کو دیا گیا تھا تا کہ تمہارا دل پاک ہو جائے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دونوں پہلوؤں کو لیا ہے ایک تو یہ کہ چونکہ روزے اللہ کے حکم کے ماتحت رکھے جائیں گے اس لئے وہ اس کی رضا کے موجب ہوں گے یہ چیز ان لوگوں کے مطمئن کرنے کے لئے کافی ہے جو روزے اس لئے نہیں رکھتے کہ ان سے کوئی براہ راست روحانی فائدہ ہے بلکہ اس لئے کہ وہ خدا کی رضا کے موجب ہیں قرآن کہتا ہے کہ روزے صرف تم ہی پر فرض نہیں کئے گئے بلکہ ان لوگوں پر بھی کئے گئے جو تم سے پہلے تھے اور روزے کا اصل مقصد یہ ہے کہ قلب انسانی جو تمام افعال پر حکومت کرتا ہے آلائش سے پاک ہو جائے۔ یہ صرف ایک ظاہری چیز ہی نہیں قرآن کہتا ہے کہ روزے سے انسان میں ایک ایسی روحانی قوت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ گناہ پر قابو حاصل کر لیتا ہے اور اللہ کا قرب حاصل کر لیتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ روح پر جسم کی گرفت کم ہو جاتی ہے اور رُوح اس قید سے آزاد ہو کر روحانی فضاء میں پرواز کرنا شروع کر دیتی ہے ایک طرف تو روح جسم کی بندھنوں سے آزاد ہوتی ہے تا کہ روحانی فضاء میں پرواز کر سکے۔ دوسری طرف اس کا جسم سے اعلیٰ تعلق پیدا ہو جاتا ہے تا کہ وہ عبادت کو بہتر طریق سے سرانجام دے سکے۔ اس لئے سال کے ایک حصہ میں روزے کا حکم ہے تا کہ رُوح کو جلاء حاصل ہو سکے۔ اور دوسرے حصہ میں جسم کو۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے ہمیشہ روزے رکھنا منع کیا ہے کیونکہ اس سے بعض ترقیاں مسدود ہو جائیں گی۔ اسلام میں نہ تو زیادہ سختی کی گئی ہے اور نہ حد سے زیادہ نرمی۔ یہ نہ تو راہب پیدا کرنا چاہتا ہے نہ بالکل دنیادار۔ اسلام کا یہ مقصد ہے کہ تمام طاقتیں ترقی کریں یہ نہیں کہ ایک شاخ تو خوب پھلے پھولے اور دوسری بالکل خشک ہو جائے۔

تقویٰ کے حصول کے علاوہ روزے کے اور بھی بہت سے فائدے ہیں کہ اس سے قوتِ برداشت کا امتحان ہو جاتا ہے۔ غریب آدمی کیلئے جسے ایک وقت پیٹ بھر کر کھانا بھی نصیب نہیں ہوتا اس کیلئے تو روزہ رکھنا آسان ہے مگر ایک امیر آدمی کیلئے جو دن میں کئی مرتبہ باقاعدہ معین اوقات پر کھانا کھاتا ہے اس کیلئے طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک گرمی کے موسم میں بالکل کھانا اور پانی کو ہاتھ نہ لگانا کوئی آسان کام نہیں۔ اور صرف ایک دن نہیں بلکہ سارا مہینہ اب خیال کیجئے کہ ایک امیر آدمی کیلئے جو ناز ونعم کی زندگی کا عادی ہے یہ کس قدر مشکل ہے پس روزہ امراء میں قوت برداشت پیدا کرتا ہے اور یہ ان کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے کہ ان کے فرائض غریبوں کے لئے کیا ہیں۔

اس طرح غور کرنے سے روزے کے بہت سے فوائد معلوم ہو سکتے ہیں مگر جیسا کہ پہلے تحریر کیا گیا کہ روزہ کا اصل مقصد تقویٰ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ محض بھوکا اور پیاسا رہنے سے خدا خوش نہیں ہوتا جب تک انسان بدی اور گناہ سے بھی نہ بچے ورنہ رزہ رکھنا محض بھوکا مرنا ہوگا۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ روزے کا مقصد یہ ہے کہ انسان میں ایسی روحانی قوت پیدا ہو جائے کہ گناہ اُس پر قابو نہ پا سکے اور اُس کا دل ایسا پاک ہو جائے کہ صفاتِ الٰہیہ اس میں منعکس ہو جائیں وہ شخص جو محض ظاہر کو پورا کرتا ہے مگر رُوح کو بھلا دیتا ہے وہ کسی قسم کے اجر پانے کا مستحق نہیں۔

روزہ کے خلاف ایک اعتراض کیا جاتا ہے کہ انسان کے بھوکا پیاسا رہنے سے خدا کو کیا فائدہ۔ یہ درست ہے۔ اسلام بھی یہی کہتا ہے کہ خدا کو انسان کے روزوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ ان سے خدا کو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ خود انسان کو جسمانی اخلاقی او رروحانی فوائد پہنچتے ہیں۔ ہمارے پیارے آقا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

''کہ جو شخص روزہ میں لغو باتوں اور فضول کاموں کو نہیں چھوڑتا اس کے روزے عبث ہیں۔ روزہ کی غرض حصولِ تقویٰ ہے تا کہ سفلی زندگی سے نجات حاصل ہو۔ اسلام یہ نہیں چاہتا کہ اس کے متبعین آرام کی زندگی بسر کر کے جسمانی مشقت اُٹھانے کے ناقابل ہو جائیں روزہ انسان کو چست اور تکلیف کا عادی کر دیتا ہے اس کے علاوہ طبی طور پر بھی روزہ بہت مفید ثابت ہوا ہے ہمارے جسم کی بناوٹ ایسی ہے کہ روزہ سے اُس کو فائدہ پہنچتا ہے اس کے علاوہ روزہ کا قومی فائدہ بھی ہے اگر کسی قوم کے غریب اور کمزور افراد مضبوط ہو جائیں تو قوم بھی مضبوط ہو جاتی ہے جو قوم اپنے غرباء کی پروا نہیں کرتی وہ تباہ ہو جاتی ہے پس روزہ امراء کے دل میں غریبوں کے متعلق ایک رحم کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

روزہ گناہ سے بچنے کا بھی ذریعہ ہے کیونکہ گناہ دنیاوی لذات کی کشش سے پیدا ہوتا ہے جب انسان ایک خاص طرز زندگی کا عادی ہو جائے تو اُسے ترک کرنا اس کیلئے مشکل ہو جاتا ہے مگر جو شخص اس طرز زندگی کو اپنی مرضی کے ماتحت کر سکے وہ اس کا غلام نہیں بن سکتا۔ جو شخص ایک مہینہ بھر ان لذات کو جن سے گناہ کی طرف کشش پیدا ہوتی ہے اپنی مرضی سے ترک کر سکتا ہے اور خدا کی رضاء کی خاطر وہ اپنے نفس کو مارتا ہے تو اس کیلئے گناہ پر قابو پا لینا یقیناً کوئی مشکل امر نہیں۔

آخر پر اللہ ربّ العزت سے دُعا ہے کہ وہ ہم کو سید الشھور رمضان المبارک کے روزوں کی حقیقت اہمیت اور فوائد کو محسوس کرتے ہوئے بھرپور طریق پر اسفادہ کی توفیق دے۔ ❁

نمایاں کامیابی

خاکسار کے بیٹے عزیز طارق احمد قمر نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے گورو نانک دیو یونیورسٹی پنجاب سے ایم اے اردو میں پہلی پوزیشن کے ساتھ نمایاں کامیابی حاصل کی ہے جس کی بنا پر اسے یونیورسٹی کی طرف سے فرسٹ ڈویژن کی اعزازی ڈگری کے علاوہ میرٹ سٹرفکیٹ۔ سکالرشپ اور میڈل سے بھی نوازا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز کی اس اعلیٰ کامیابی کو سلسلہ احمدیہ اور خاندان کیلئے بابرکت بنائے اور مزید نمایاں ترقیات سے نوازے۔ عزیز اس وقت صدر انجمن احمدیہ کے دفتر محاسب میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت بجالا رہے ہیں اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

(عبد الحمید مومن درویش قادیان)

مرکز احمدیت قادیان میں

مجلس انصار اللہ بھارت کا 28 واں سالانہ اجتماع نہایت کامیابی سے منعقد ہوا

☆۔سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام ☆۔محترم ناظر صاحب اعلیٰ اور علماء سلسلہ کے خطابات

☆۔نماز تہجد، درس، علمی اور ورزشی مقابلہ جات کا خصوصی پروگرام ملک بھر کی 232 مجالس کے 788 نمائندگان کی شرکت۔

☆ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں اجتماع کی وسیع پیمانہ پر تشہیر۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ مجلس انصار اللہ بھارت کا 28 واں سہ روزہ سالانہ اجتماع مورخہ 16 تا 18 ستمبر بروز جمعہ۔ہفتہ۔اتوار 2005 کو منعقد ہوا۔خوش قسمتی سے انہیں دنوں سکنڈے نیوین ممالک کا سالانہ جلسہ بھی تھا اور حضور نے تینوں دن خطاب فرمایا۔موسم کی خرابی کی وجہ سے امسال جلسہ سالانہ کے وسیع ہال میں اجتماع کی تقریبات منعقد ہوئیں جسے لائٹوں اور مختلف زبانوں میں دیدہ زیب بینرز سے سجایا گیا تھا۔اجتماع کے پروگراموں کو احسن رنگ میں انجام دینے کیلئے محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے محترم قاری نواب احمد صاحب نائب صدر صف دوم کی صدارت میں اجتماع کمیٹی تشکیل دی جس نے اجتماع کے پروگراموں کو ترتیب دے کر جملہ مجالس کو آگاہ کیا تا کہ زیادہ سے زیادہ تیاری سے نمائندگان تشریف لا سکیں نیز مختلف شعبہ جات کے تحت ناظمین و معاونین کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں امسال گذشتہ سالوں کی نسبت حاضرین کی تعداد زیادہ رہی جس میں پرانی مجالس کے علاوہ نومبائعین انصار نے کثرت سے شرکت کی۔

پہلا دن 16 ستمبر جمعۃ المبارک

اجتماع کا آغاز حسب روایت 4.20 بجے باجماعت نماز تہجد سے ہوا جو محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دار القضا قادیان نے مسجد مبارک میں پڑھائی نماز فجر کے بعد مکرم تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد نے "تلاوت قرآن کریم کی برکات" پر درس دیا بعدہ انصار نے مسجد میں ہی اجتماعی طور پر تلاوت کی تلاوت کے بعد جملہ انصار مزار مبارک سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر تشریف لے گئے جہاں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے ہی اجتماعی دعا کرائی ناشتہ کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

افتتاحی اجلاس

نماز جمعہ وعصر کے بعد ٹھیک اڑھائی بجے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان اجتماع گاہ تشریف لائے۔پہلے سے ہی منتظر مجلس عاملہ انصار اللہ بھارت اور ناظمین علاقائی انصار اللہ بھارت نے آپ کا پرجوش خیر مقدم کیا اور گلپوشی کی آپ سب سے پہلے احمدیہ گراؤنڈ میں بنے فلیگ پوسٹ پر تشریف لے گئے اور لوائے انصار اللہ لہرایا اور اجتماعی دعا کرائی بعدہ ہال جلسہ سالانہ میں تشریف لائے جہاں آپ کی صدارت میں اجتماع کی افتتاحی کارروائی کا آغاز ہوا آپ کے ساتھ محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس ،مکرم عنایت اللہ صاحب نائب صدر صف اوّل ،مکرم قاری نواب احمد صاحب نائب صدر صف دوم اور ناظمین علاقہ انصار اللہ بھی سٹیج پر تشریف فرما ہوئے۔تلاوت قرآن مجید مکرم قاری نواب احمد صاحب نے کی اور ترجمہ سنایا بعدہ صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے عہد دہرایا۔نظم مکرم کے نذیر احمد صاحب عطار نے خوش الحانی سے سنائی بعدہ مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور نے اجتماع انصار اللہ کے موقعہ پر ہمبرگ جرمنی سے بھجوایا تھا۔اس کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب ناصر قائد عمومی نے سال رواں کی سالانہ رپورٹ کارگذاری پڑھ کر سنائی۔اس کے بعد صدر اجلاس نے افتتاحی خطاب فرمایا آپ نے فرمایا کہ اجتماع کے پروگرام اللہ کے نام سے اور اس سے مدد طلب کرتے ہوئے کریں۔آپ نے آنحضرت ﷺ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے حالات اور تائید الٰہی کے واقعات پیش کئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اپنی تدبیر و پلاننگ میں ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں۔

آپ نے خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ پونے تین ماہ بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان تشریف لا رہے ہیں اور تقسیم ملک کے بعد یہ دوسرے خلیفہ کا ہندوستان کا دورہ ہوگا۔اس سلسلہ میں بہت بڑی ذمہ داریاں ہندوستان کی جماعتوں پر آنے والی ہیں۔اپنے عزائم بلند کریں اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں وہی ہے جو کمزوریاں دور کرتا اور کاموں میں برکت دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام جیسا پیارا دین دیا ہے۔پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر ہمیں خلافت سے وابستہ کیا ہے۔اس لحاظ سے ہم پر خدا کا شکر ادا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق دے اور ہمارے اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔اسکے بعد آپنے اجتماعی دعا کرائی۔اور پہلی نشست ختم ہوئی۔

خطبہ جمعہ:: ساڑھے پانچ بجے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ گوٹن برگ (سویڈن) سے ایم ٹی اے پر براہ راست نشر ہوا جو مجلس انصار اللہ کے تحت تمام مہمانان کرام کو مسجد اقصیٰ میں سنایا گیا۔نماز مغرب وعشاء اور کھانے کے بعد رات قریباً ساڑھے آٹھ بجے اجتماع گاہ میں مقابلہ حسن قرأت، نظم خوانی، تقاریر اور حفظ قرآن کریم ہوئے۔

دوسرا دن 17 ستمبر

نماز تہجد مکرم محمد حمید کوثر صاحب نے پڑھائی اور مکرم عنایت اللہ صاحب نے درس دیا۔اور مسجد مبارک میں انصار نے اجتماعی تلاوت کی۔ساڑھے چھ بجے انصار اللہ کے ہال میں ناظمین علاقائی کی خصوصی میٹنگ ہوئی۔بعدہ پہلا اجلاس مکرم منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس کی زیر صدارت اجتماع گاہ میں منعقد ہوا۔جسمیں تلاوت ونظم کے بعد مکرم حکیم محمد دین صاحب سابق صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے "نماز تہجد اور اسکی برکات"، مکرم محمد کریم الدین صاحب شاہد سابق صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے دعا اور اسکی افادیت حضور انور کے پیغام کی روشنی میں"، مکرم ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے "انصار اللہ اور تربیت اولاد" عناوین پر تقریر کی۔ازاں بعد صدر مجلس نے خطاب فرمایا جسمیں آپ نے حضور انور ایدہ اللہ کی قادیان آمد کے موقعہ پر انصار اللہ بھارت کی ذمہ داریاں نومبایعین میں مجالس کا قیام انکی تعلیم وتربیت کے خصوصی پروگرام بنانے اور حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلافت جوبلی کے لئے بیان فرمودہ روحانی پروگرام پر عمل پیرا ہونے کے لئے زریں ہدایات دیں۔بعدہ مقابلہ اذان اور عہد ہوئے۔

نماز ظہر وعصر کے بعد جامعہ احمدیہ کے ہال اور احاطہ میں جملہ مہمانان اور لوکل انصار کی خدمت میں مجلس کی طرف سے کھانا پیش کیا گیا۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پانچ بجے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب برائے جلسہ سالانہ سویڈن ایم ٹی اے پر براہ راست نشر ہوا۔مجلس کے تحت مہمانان اور نومبائعین کیلئے مسجد اقصیٰ میں انتظام کیا گیا جبکہ لوکل انصار نے اپنے گھروں میں بھی دیکھا اور سنا۔بعدہ کھیلوں نماز اور کھانے کا وقفہ ہوا۔رات ۸ بجے دوسری نشست منعقد ہوئی جس میں تلاوت ونظم کے بعد مقابلہ حسن قرآۃ نظم خوانی اور تقاریر نومبائعین ہوئے جبکہ رات ساڑھے نو بجے نظام وصیت کے موضوع پر دلچسپ مجلس مذاکرہ ہوئی۔

تیسرا دن 18 ستمبر

حسب معمول باجماعت نماز تہجد کی ادائیگی سے پروگراموں کا آغاز ہوا۔نماز فجر کے بعد مکرم مولوی عبد الوکیل صاحب نیاز نے بعنوان انصار اللہ اور اصلاح معاشرہ درس دیا تلاوت کے بعد انصار نے مزار حضرت مسیح موعودؑ پر اجتماعی دُعا کی اور ایوان انصار کے ہال میں نمائندگان مجالس کی میٹنگ ہوئی۔

ٹھیک ساڑھے نو بجے پہلے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب شروع ہوئی۔تلاوت ونظم کے بعد مکرم ڈاکٹر عبد الرشید صاحب بدر نے بعنوان حفظان صحت اور اسلام دلچسپ انداز سے تقریر کی صدارتی خطاب کے بعد مقابلہ کوئز ہوا۔نماز ظہر کے بعد نومبائعین کو قادیان کے مقامات مقدسہ کی زیادت کرائی گئی۔

مجلس شوریٰ

ساڑھے ۱۰ تا ایک بجے مجلس شوریٰ مسجد ناصر آباد میں منعقد ہوئی۔پہلی نشست زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان منعقد ہوئی جس میں تلاوت و عہد کے بعد اگلے دو سالوں کیلئے صدر مجلس انصار اللہ بھارت کا انتخاب عمل میں آیا۔

دوسری نشست زیر صدارت محترم منیر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت منعقد ہوئی جس میں مجلس کا بجٹ آمد وخرچ برائے سال ۲۰۰۶۔۲۰۰۵ پیش کیا گیا اور مجلس کے ترقیاتی امور پر غور وخوض ہوا اور نمائندگان نے مفید وقیمتی مشورے دیے۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور اختتامی پروگرام

ہندوستانی وقت کے مطابق رات ۸ بجے جلسہ سویڈن سے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا جملہ انصار نے یہ خطاب مقام اجتماع گاہ میں دیکھا اس کے ساتھ ہی ساڑھے نو بجے اختتامی اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان (مہمان خصوصی) عمل میں آیا آپ کے ساتھ ہی سٹیج پر محترم منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مکرم عنایت اللہ صاحب مکرم قاری نواب احمد صاحب نائبین صدر مجلس تشریف فرما ہوئے۔مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین کی تلاوت کے بعد عہد صدر مجلس نے دہرایا اور مکرم سفیر احمد شمیم نائب ناظر

اصلاح وارشاد کی نظم خوانی کے بعد مہمان خصوصی نے موازنہ مجالس بھارت میں اول پوزیشن لینے والی شہری و دیہی مجالس نیز نمایاں کام کرنے والی مجالس اور ناظمین علاقائی اور نمایاں رنگ میں تعاون کرنے والے بعض انصار کو انعام خصوصی دیا جبکہ مختلف دینی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن لینے والوں کو اختتام مقابلہ پر ساتھ ساتھ ہی انعامات دئے گئے مختلف مجالس کی پوزیشن درج ذیل ہے۔ موازنہ حسن کارکردگی مجالس شہری قادیان اول۔ چنئی دوئم۔ کالیکٹ سوئم۔ بھونیشور۔ سہارنپور۔ کروناگاپلی۔ خصوصی، موازنہ مجالس دیہی۔ کیرنگ اول، بانسرہ دوئم۔ پلی پورم سوئم، موہن پور بسنت پور۔ ہاری پاری گام۔ کوریل خصوصی۔ صوبائی لحاظ سے پوزیشن۔ مکرم پی پی ناصر الدین صاحب ناظم صوبہ کیرلہ اول۔ مکرم ابراہیم خان صاحب ناظم صوبہ اڑیسہ دوئم۔ مکرم بشیر احمد زائر ناظم صوبہ کشمیر سوئم، مکرم سیٹھ وسیم احمد صاحب ناظم آندھرا سوئم۔ مکرم سلطان احمد صاحب ناظم تامل ناڈو خصوصی۔

نومبائعین بھارت کی مجالس

مالوتی پور اول، ہوشیار پور دوئم، ماجیبڑہ سوئم، چترے خصوصی۔ نشہرہ خصوصی۔ رانیلا خصوصی۔ یمنا نگر خصوصی۔ چتورہ راجستھان خصوصی۔

انعامِ خصوصی انفرادی

مکرم قمر الدین صاحب مالوی پور۔ مکرم نصر الحق صاحب ہوشیار پور۔ مکرم علاؤ الدین صاحب ماجیبڑہ۔ مکرم مولوی سلیم احمد صاحب چترے۔ مکرم خیر الدین صاحب بھام۔ مکرم کے اے نذیر احمد صاحب قادیان۔ مکرم شکیل احمد صاحب نائب ناظم اڑیسہ۔ مکرم حافظ اسلام الدین صاحب قادیان۔

تقسیم انعامات کے بعد صدر اجتماع کمیٹی مکرم قاری نواب احمد صاحب نے اجتماع کے کامیاب اختتام پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے ہوئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ کی شفقت حوصلہ افزائی اور دعاؤں کا شکریہ ادا کیا نیز اجتماع کے سلسلہ میں تعاون کرنے والے محترم ناظر صاحب اعلیٰ اور دیگر منتظمین ومعاونین کا شکریہ ادا کیا۔ بعدہ مکرم عنایت اللہ صاحب نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ کا ارشاد فرمودہ خطبہ 16.9.05 کا خلاصہ پیش کیا آخر پر محترم مہمان خصوصی ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ اجتماع کے تین دن نہایت کامیابی سے ختم ہوئے ان ایام میں آپ نے قرآن مجید کے احکام احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات سنے ہیں ان پر عمل پیرا ہوں اور یہاں سے جاکر اپنے ان بھائیوں کو بھی ان دنوں کی نصائح اور پاکیزہ ماحول سے آگاہ کریں جو یہاں نہیں آسکے انسان اکثر بھول جاتا ہے لیکن جن کے سامنے واقعات ہوں یا جن باتوں پر عمل کیا جائے وہ یاد رہتی ہیں اسی لئے ۵ وقت کی نمازیں ہیں کہ جب کسی وقت انسان غافل ہونے لگتا ہے تو اگلی نماز اس کی توجہ خدا کی طرف پھیر دیتی ہے ہمارے سب اجلاسات اور پروگرام اسی مقصد کیلئے ہوتے ہیں کہ انسان خدا کو یاد رکھے اس کا قرب حاصل کرے اور اس کے بندوں اور مخلوق کی خدمت کرے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ بھٹکے ہوئے انسان کو خدا کے قریب لانا بہت بڑی خدمت ہے ہمارا دین بہت آسان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دین کے ہر حصہ پر عمل کرتے تھے ہم نے بھی اس لحاظ سے اپنی مساعی کا جائزہ لینا ہے اور اپنا قدم آگے بڑھانے کی کوشش کرنی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔

اجتماع کے تینوں دن انصار نے بحیثیت مجموعی درج ذیل ورزشی مقابلوں میں اجتماعی وانفرادی طور پر حصہ لیا۔ والی بال۔ رنگ۔ دوڑ سو میٹر۔ تیز چال۔ باسکٹ بال۔ جیولنگ تھرو۔ رسہ کشی۔ میوزیکل چیئر۔ اجتماع کے دنوں میں مہمانان کرام کی رہائش اور کھانے کا انتظام مجلس انصار اللہ بھارت نے کیا علاوہ ازیں بک سٹال اور طبی کیمپ کا بھی خصوصی انتظام تھا جملہ شعبہ جات کے منتظمین ومعاونین نے دن رات نہایت خوش اسلوبی سے ڈیوٹیاں سرانجام دیں اسی طرح بیرونی مجالس سے بھی کثیر تعداد میں انصار اجتماع کیلئے تشریف لائے اللہ تعالیٰ سب شرکاء وکارکنان کو اپنے افضال وبرکات سے نوازے۔

شعبہ پریس اینڈ میڈیا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال شعبہ پریس اینڈ میڈیا میں مکرم کرشن احمد صاحب اور مکرم محمد لقمان صاحب دہلوی منتظمین کی زیر نگرانی اجتماع کی وسیع پیمانہ پر تشہیر ہوئی۔ نیوز ٹی وی چینلز میں Punjab Today, N.R.I, Doordarshan نے جہاں اجتماع کی نمایاں کوریج نشر کی وہیں اخبارات جن میں دینک جاگرن۔ اجیت۔ ہند سماچار۔ پنجاب کیسری۔ جگ بانی۔ پنجابی ٹربیون۔ امر اُجالا۔ نواں زمانہ۔ دیش سیوک۔ اکالی پتریکا۔ اجیت سماچار۔ اُتم ہندو کے علاوہ کئی اخبارات نے اجتماع کی خبریں، مضامین رنگدار فوٹوز کے ساتھ شائع کئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

امسال اللہ کے فضل سے ۲۳۲ مجالس کے ۷۸۸ انصار شامل ہوئے یہ حاضری گذشتہ تمام سالوں سے زیادہ رہی۔ اجتماع سے چند روز قبل موسم غیر یقینی تھا اور بارشیں ہو رہی تھیں اللہ تعالیٰ نے خاص فضل فرمایا اور اجتماع کے دنوں میں موسم نہایت خوشگوار رہا اور تمام پروگرام نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام پائے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(قریشی محمد فضل اللہ منتظم شعبہ رپورٹنگ۔

معاونت محمد صادق راتھر متعلم درجہ خامسہ جامعہ احمدیہ)

زکوٰۃ

☆۔ زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔

☆۔ ہر صاحب نصاب مسلمان مرد اور عورت پر زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے۔

☆۔ زکوٰۃ مومنوں کے اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

☆۔ ادائیگی زکوٰۃ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی محبت حاصل ہوتی ہے۔

☆۔ یہ صرف روحانی بیماریوں ہی کا علاج نہیں بلکہ ظاہری تکالیف اور مصائب و آلام سے بھی نجات پانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

☆۔ کوئی بھی دوسرا چندہ زکوٰۃ کے قائم مقام متصور نہیں ہو سکتا۔

☆۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی رو سے ''زکوٰۃ'' کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

میری والدہ مرحومہ کا ذکر خیر

میری والدہ مورخہ ۴ مارچ ۲۰۰۵ کو مولائے حقیقی سے جاملیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میری اماں جان مرحومہ جنوری ۱۹۲۶ء کو ضلع عثمان آباد کے احمدی گھرانے میں پیدا ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دورہ حیدرآباد کے سلور جوبلی پروگرام ۱۹۴۰ء کو میرے ابا مرحوم عبدالحمید صاحب ظہیر آبادی کے نکاح میں آئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی دعاؤں کی بدولت ۴۸ سال نہایت کامیاب ازدواجی زندگی گزاری اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چھ بیٹے اور چار بیٹیاں عطا کیں۔ میرے ابا اور اماں جان دونوں موصی تھے اور اپنی زندگی میں ہی تمام وصیت کا چندہ ادا کیا تھا۔ عبادت گذار صوم صلوٰۃ کی پابند اور تہجد گزار تھیں۔ قرآن شریف باترجمہ تلاوت کیا کرتی تھیں۔ آپ نے ۴۰ سال ٹیچر کی ملازمت کی اور پنشن کے ۲۵ سال بھی پورے کئے۔ اخیر وقت میں پیر کے فریکچر کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتیں تھیں اور بینائی بھی چلی گئی تھی۔ تب بھی دعائیں اور قرآن مجید کی سورتیں سنایا کرتی تھیں درثمین کی بعض نظمیں ہر روز پڑھا کرتی تھیں۔ آپ بیان کرتی تھیں کہ ۱۹۴۷ء کے پولیس ایکشن کے وقت جب نانا جان کو گھر میں شہید کیا گیا اور ابا کو قید کیا گیا تو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو دعا کے لئے خط لکھا اور بتایا کہ ایک بزرگ نے خواب میں آکر ایک انگریزی ہیٹ ٹوپی دی جس کو ڈھانپنے پر پورا گھر اس کے نیچے چھپ گیا اور حضور نے ہجرت کیلئے منع کیا اور کہا کہ ہمیں جماعت کو دنیا کے کناروں تک پھیلانا ہے جہاں ہو وہیں رہو اس بات پر مرتے دم تک قائم رہیں۔

اپنے پیچھے بڑی تعداد میں نواسے نواسیاں پوتے پوتیاں سوگوار چھوڑ گئی ہیں اللہ تعالیٰ میری اماں جان کو جنت الفردوس میں خاص مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

(بشریٰ بیگم۔ سابق صدر لجنہ عثمان آباد مہاراشٹر)

اعلان نکاح

مورخہ ۳ مئی ۲۰۰۵ کو مسجد احمدیہ شورت میں مکرم مولوی عبدالسلام صاحب انور نے عزیزہ شاہینہ اختر بنت مکرم عبدالعزیز صاحب آہنگر آف شورت کا نکاح ہمراہ مکرم محمد عباس صاحب شیخ ابن مکرم محمد اکبر صاحب شیخ آف ماندوجن پچیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

☆...... مورخہ ۸ مئی ۲۰۰۵ کو ماندوجن میں خاکسار نے عزیزہ نگہت جبین بنت مرحوم ماسٹر مشتاق احمد صاحب آف ماندوجن کا نکاح ہمراہ عزیز فردوس احمد بانڈے ابن مکرم عبدالرحمٰن صاحب بانڈے آف ماندوجن پینتالیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ ہر دو رشتوں کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔

(طاہر احمد شاہ۔ صدر جماعت احمدیہ ماندوجن کشمیر)

درخواست ہائے دُعا

درج ذیل احباب ومستورات اعانت بدر ادا کرتے ہوئے اپنی اور اہل وعیال کی صحت وتندرستی درازی عمر نیک مقاصد میں کامیابی اور دینی ودنیوی ترقیات کیلئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔ مکرم شیخ فاروق احمد صاحب آف کرڈاپلی۔ محترمہ فاطمہ بی صاحبہ آف کرڈاپلی (خاوند محترم رحمت علی صاحب اکثر بیمار رہتے ہیں)۔ مکرم محمد بشارت حمد صاحب آف کرڈاپلی تمام افراد جماعت کرڈاپلی۔ مکرم محمد عبدالرحمٰن صاحب پنکال کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ عزیزم اظہر الدین ولد الہ الدین خان آف تالبر کوٹ اڑیسہ، مکرم چھکو خان صاحب اور مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ غنچہ پاڑا ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے۔ مکرم جبار خان صاحب آف تالبر کوٹ اڑیسہ۔ مکرم سید علام الدین شاہ قادری صاحب آف سونگھڑا اڑیسہ کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(شیخ فرید احمد نمائندہ بدر اڑیسہ)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol - 54 | Tuesday | 27 Sep 2005 | Issue No 39

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs/- 250
By Air : 20 Pound or 40 U.S $
30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

پیغام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت منعقدہ 16 تا 18 ستمبر 05

اللہ کرے کہ آپ سب اس اجتماع سے بھرپور فائدہ اٹھانے والے ہوں اور علم وعرفان اور روحانیت سے معمور ہو کر یہاں سے بخیریت اپنے گھروں کو واپس لوٹیں۔ آمین

میرا پیغام تو یہی ہے کہ ہمارے بڑے بڑے عظیم الشان کاموں کی کنجی دعا ہی ہے

پیارے انصار بھائیو!　　　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ مجلس انصار اللہ بھارت کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے اللہ کرے کہ آپ سب اس اجتماع سے بھرپور فائدہ اٹھانے والے ہوں اور علم وعرفان اور روحانیت سے معمور ہو کر یہاں سے بخیریت اپنے گھروں کو واپس لوٹیں۔ آمین۔

مجھے یہ کہا گیا ہے کہ اس موقعے پر آپ کو کوئی پیغام بھجواؤں۔ میرا پیغام تو یہی ہے۔ جس پر میں شروع دن سے زور دیتا چلا آیا ہوں کہ ہمارے بڑے بڑے عظیم الشان کاموں کی کنجی دعا ہی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل کے دروازے کھولنے کا پہلا مرحلہ دعا ہی ہے۔ دعا ہی ہمارا ہتھیار ہے اس کے سوا اور کوئی ہتھیار ہمارے پاس نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''ابتدائے اسلام میں بھی جو کچھ ہوا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا نتیجہ تھا جو کہ مکہ کی گلیوں میں خدائے تعالیٰ کے آگے رو رو کر آپ نے مانگیں جس قدر عظیم الشان فتوحات ہوئیں کہ تمام دنیا کے رنگ ڈھنگ کو بدل دیا وہ سب آنحضرت کی دعاؤں کا اثر تھا ورنہ صحابہ کی قوت کا تو یہ حال تھا کہ جنگ بدر میں صحابہ کے پاس صرف تلواریں تھیں اور وہ بھی لکڑی کی بنی ہوئی تھیں۔'' پھر آپ فرماتے ہیں -

''یہ میری نصیحت جس کو ساری نصائح قرآنی کا مغز سمجھتا ہوں قرآن شریف کے 30 پارے ہیں اور وہ سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کون سی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر عمل درآمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے مگر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت دعا ہے دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا''

ابھی کچھ دنوں تک رمضان بھی شروع ہونے والا ہے۔ اس مہینے کا بھی دعاؤں کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ پس آپ تمام انصار پرانے بھی اور نومبائعین بھی دعاؤں پہ زور دیں دعاؤں سے اپنے مولیٰ کو راضی کریں اور اسی سے مدد کے طالب ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:- ''میں ایک ضروری نصیحت کرتا ہوں کاش لوگوں کے دل میں پڑ جاوے دیکھو عمر گذری جارہی ہے۔ غفلت کو چھوڑ دو اور تضرع اختیار کرو اکیلے ہو ہو کر خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ خدا ایمان کو سلامت رکھے اور تم پر وہ راضی اور خوش ہو جائے'' اللہ تعالیٰ آپ سب کو دعا کا حقیقی عرفان عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام خاکسار
مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1- ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2- دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3- **الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولاالضآلین** (روزانہ کم از کم سات دفعہ پڑھیں) **ترجمہ**:: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا۔ جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔

4- **رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ** (البقرہ:251)
ترجمہ:: اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5- **رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ** (ال عمران:9) **ترجمہ**:: اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6- **اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ**
ترجمہ:: اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7- **اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ترجمہ**:: میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اسی کی طرف (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8- **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ**
ترجمہ:: اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9- **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ ابراھیم اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کما بارکت علی ابراھیم وعلٰی آل ابراھیم انک حمید مجید** **ترجمہ**:: اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں۔ یقیناً تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکتیں بھیجیں یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)